رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

تار کا پتہ الفضل قادیان

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الفضل
روزنامہ قادیان

THE DAILY
AL FAZL, QADIAN.

شرح چندہ
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ماہانہ

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ الفضل ہو

قیمت سالانہ بیرون ہند ۱۸

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۴ | مورخہ ۱۴ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۵ جولائی ۱۹۳۶ء | نمبر ۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۳ جولائی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو گلے کی تکلیف بدستور ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں ؛

آج بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خان عبد المجید خان صاحب آف کپور تھلہ کی صاحبزادی صادقہ بیگم صاحبہ کا نکاح سید مقبول حسن شاہ صاحب ابن صوبیدار ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب ملتان سے دو ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ احباب دُعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ مبارک کرے ؛

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ لاہور سے واپس تشریف لے آئے ہیں ؛

مولانا غلام رسول صاحب راجیکی اور حافظ محمد عمر صاحب جالپوری ضلع ڈیرہ غازیخان سے واپس آگئے ہیں ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مومنِ کامل کی دُعا قوتِ تکوین کی حامل ہوتی ہے

"دُعا کی ماہیت یہ ہے۔ کہ ایک سعید بندہ اور اس کے ربّ میں ایک تعلق مجاذبہ ہے۔ یعنے پہلے خدا تعالیٰ کی رحمانیت بندہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ پھر بندہ کے صدق کی کششوں سے خدا تعالیٰ اس سے نزدیک ہو جاتا ہے۔ اور دُعا کی حالت میں وُہ تعلق ایک خاص مقام پر پہونچکر اپنے خواصِ عجیبہ پیدا کرتا ہے۔ سو جس وقت بندہ کسی سخت مشکل میں مبتلا ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف کامل یقین اور کامل امید اور کامل محبت اور کامل وفاداری اور کامل ہمت کے ساتھ جھکتا ہے۔ اور نہایت درجہ کا بیدار ہو کر غفلت کے پردوں کو چیرتا ہوُا فنا کے میدانوں میں آگے سے آگے نکل جاتا ہے۔ پھر آگے کیا دیکھتا ہے۔ کہ بارگاہِ الوہیت ہے۔ اور اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں۔ تب اس کی رُوح اُس آستانہ پر سر رکھ دیتی ہے۔ اور قوتِ جذب جو اس کے اندر رکھی گئی ہے وُہ خدا تعالیٰ کی عنایات کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ تب اللہ جلّشانہٗ اُس کام کے پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اور اُس دُعا کا اثر ان تمام مبادی اسباب پر ڈالتا ہے۔ جن سے ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں۔ جو اس مطلب کے حاصل ہونے کے لئے ضروری ہیں۔ مثلاً اگر بارش کے لئے دُعا ہے۔ تو بعد استجابت دُعا کے وُہ اسباب طبعیہ جو بارش کے لئے ضروری ہوتے ہیں اُس دُعا کے اثر سے پیدا کئے جاتے ہیں۔ اور اگر قحط کے لئے بددُعا ہے۔ تو قادر مطلق مخالفانہ اسباب کو پیدا کر دیتا ہے۔ اسی وجہ سے یہ بات اربابِ کشف اور کمال کے نزدیک بڑے بڑے تجارب سے ثابت ہو چکی ہے۔ کہ کامل کی دُعا میں ایک قوتِ تکوین پیدا ہو جاتی ہے۔ یعنے باذنہٖ تعالیٰ وُہ دُعا عالم سفلی اور علوی میں تصرف کرتی ہے اور عناصر اور اجرام فلکی اور انسانوں کے دلوں کو اُس طرف لے آتی ہے۔ جو طرف مؤید مطلوب ہے۔"

اعلان برائے ملازمت دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان

صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کے لئے امیدواروں کی ضرورت ہے۔ جو امیدوار حسب ذیل شرائط پوری کرتے ہوں۔ وہ ذیل کا فارم پُر کرکے امیدواری کی درخواست معہ تمام سارٹیفکیٹ وغیرہ کی مصدقہ نقل کے اپنی عرضیاں ۲۱ راگست ۱۹۳۶ء تک سپرنٹنڈنٹ صاحب دفاتر صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پاس بھجوادیں۔ اور نوٹ غور سے مطالعہ کرلیں۔

(خاکسار۔ غلام محمد اختر سیکرٹری تحقیقاتی کمیشن از لاہور)

	فارم درخواست امیدواری	نام و ولدیت درخواست کنندہ
۱	تاریخ بیعت	
۲	تاریخ پیدائش	
۳	امیدوار کے خاندان کی خدمات سلسلہ	
۴	امتحان جو پاس کئے ہیں معہ سنہ	
۵	خلاصہ سندات و سفارشنامہ	
۶	صحت	
۷	کوئی اور قابل ذکر امر	

شرائط ۱۔ احمدی ہونا لازمی ہے۔ ۲۔ عمر ۱۸ سال سے ۲۴ سال ہو ۳۔ مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی خدمات کے متعلق تصدیق کرائی جائے۔ ۴۔ میٹرک یا اس سے اوپر۔ مولوی فاضل جامعہ احمدیہ یا اس سے اوپر تک تعلیم لازمی ہے۔ ۵۔ مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کا ہونا لازمی ہے۔ اس کے علاوہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خاص ہستیوں کی سفارشی چٹھیاں لگائی جاسکتی ہیں ۶۔ کسی ڈاکٹر یا حکیم درنہ جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی طرف سے سارٹیفکیٹ لگایا جاسکتا ہے ۷۔ شرط ۴ کے علاوہ کوئی اور سارٹیفکیٹ وغیرہ لگائے جاسکتے ہیں۔

نوٹ ۱:۔ تمام وہ درخواستیں جو کسی امیدوار نے کسی دفتری ملازمت کے لئے کسی صدر انجمن احمدیہ کے دفتر میں بھیجی ہوں۔ وہ اس اعلان کے ذریعہ منسوخ قرار دی جاتی ہیں۔ اور ہر امیدوار کو اب نئی درخواست مندرجہ بالا فارم پر شرائط کے مطابق کرنی ہوگی

۲:۔ اسامیاں فی الحال عارضی ہوں گی۔ اور تنخواہ کم از کم ۱۵ روپیہ ماہوار دی جائے گی۔ لیکن آئندہ مستقل آسامیاں پُر کرتے وقت تجربہ کار عارضی ملازمین کو ترجیح دی جائے گی۔

۳:۔ جن امیدواروں کی درخواستیں تحقیقاتی کمیشن منظور کرے گا۔ ان درخواست کنندگان کو تاریخ انتخاب سے اطلاع کردی جائے گی

۴:۔ کمیشن کے کسی ممبر کو سفارش کے ذریعہ زیر اثر لانے کی سعی کرنا امیدوار کی کامیابی میں منافی ہوگا:

پُرانے قبرستان میں ایک اور احمدی کی لاش دفن کیگئی

قادیان ۳ رجولائی۔ کل مستری دین محمد صاحب کے لڑکے ولی محمد بعمر ۸ سال کے فوت ہونے کی خبر شائع کی جاچکی ہے۔ چونکہ مستری صاحب قصبہ کی پُرانی آبادی میں سکونت رکھتے ہیں۔ اس لئے ان کے لڑکے کو دفن کرنے کے لئے پُرانے قبرستان میں انتظام کیا گیا جس میں احرار نے کسی قسم کی مداخلت نہ کی۔ اور نہ کوئی احراری مزاحمت کے لئے گیا۔ لاش امن کے ساتھ اس قبرستان میں سپرد خاک کردی گئی:

اخبار احمدیہ

امتحانات میں کامیابی

۱۔ امسال ایک احمدی خاتون عزیزہ قمر النساء بٹ صاحبہ نے اچھے نمبر پر سیکنڈ ڈویژن میں گورنمنٹ گرلز کالج لاہور سے بی۔اے کا امتحان پاس کیا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے خاکسار محمد الدین بٹ سیالکوٹ (۲) عزیزی انعام الحق صاحب جو میرے ماموں زاد بھائی ہیں۔ امسال امتحان ایف۔اے میں کامیاب ہوگئے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک خاکسار محمد عثمان لکھنؤ۔

درخواست ہائے دعاء

۱۔ احمدیان بھدرک وغیر احمدیان بھدرک کے مابین ۲۶ رجولائی ۱۹۳۶ء تک مباہلہ ہونے والا ہے۔ شرائط طے ہو رہی ہیں۔ احباب جماعت کامیابی کے لئے دعا فرمائیں خاکسار سید محمد زکریا۔ بھدرک (۲) میرا بچہ عبد الحمید بعارضہ کھانسی و بخار اکثر بیمار رہتا ہے۔ اس کی کامل صحت و درازی عمر کے لئے احباب جماعت احمدیہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ خاکسار محمد علی خاں اشرف از بیرم پور (۳) میرے والد حکیم اللہ دتا صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابی ہیں۔ چار ماہ سے سخت بیمار چلے آرہے ہیں۔ اب ان کی حالت نہایت تشویشناک ہوگئی ہے۔ احباب خلوص دل سے دعائے صحت کریں۔ خاکسار حمید اللہ مہدی پور ضلع سیالکوٹ (۴) میرے ایک غیر احمدی دوست پر اچانک ایک مقدمہ بن گیا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ بہت پریشان ہیں۔ احباب مقدمہ میں ان کی باعزت رہائی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز ملازمت میں میرے استقلال کے لئے بھی دعا کی جائے۔ خاکسار عبد الوحید سلیم لاہور (۵) میرے تین بچے بیمار ہیں احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار ملک محمد ہاشم کھیوڑہ نمک ضلع جہلم۔

ولادت

۲۶ رجون محمد حسین صاحب کے ہاں اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا کیا۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ مولود کو نیک اور خادم دین بنائے۔ خاکسار ظہور حسین مبلغ از گلگت:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ

امیر شریعت احرار قرآن کریم کی سخت توہین کا مرتکب!

احراری لیڈر ایک طرف تو سبابی اور دشنام طرازی ہیں اور دوسری طرف مذہب کے ساتھ تمسخر اور استہزاء کرنے میں اس حد تک بڑھ چکے ہیں۔ کہ جو بھی اُن کے منہ میں آئے اسے اگل دینا اپنا کمال سمجھتے اور بے دریغ ایسے ایسے فقرات منہ سے نکال دیتے ہیں۔ جن سے اسلامی شعار کی سخت توہین ہوتی ہے۔ اور مسلمان حیران رہ جاتے ہیں۔ کہ یہ لوگ جو مذہبی راہ نما ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اپنے آپ کو اسلام کے نمائندے بتاتے ہیں۔ اصل اسلام کے حامل کہلاتے ہیں۔ لیکن کس درجہ اسلام کے دشمن ہیں اخبار "زمیندار" کے ۳۰ رجون کے پرچہ میں ایک غیر جانبدار نے احراری لیڈروں کی ایک مجلس کی جو روئداد "عینی شاہد" کی حیثیت سے شائع کی ہے۔ اس میں جہاں صدر احرار مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کا یہ بیان پیش کیا ہے۔ کہ "ہم کوئی مذہبی صوفی ہیں۔ ہم تو پالیٹیشن ہیں" وہاں امیر شریعت احرار کا یہ لعنتی فقرہ بھی نقل کیا ہے کہ "میں حامل قرآن۔ میں عامل قرآن۔ قرآن میرے نطفے میں ہے" نعوذ باللہ من ذالک۔

چونکہ یہ اس کلام اللہ کا نہایت پاجیانہ رنگ میں ذکر کیا گیا ہے۔ جس کے ایک ایک حرف کو مسلمان خدائے قدوس کا کلام یقین کرتے ہیں۔ اور اس کی بے ادبی ناقابل درگذر جرم سمجھتے ہیں۔ اس لئے ہم نے کئی دن تک انتظار کیا۔ کہ اس کے متعلق مولوی عطاء اللہ کا عذر بھی سُن لیں۔ لیکن افسوس اس میں ہمیں کامیابی نہیں ہوئی۔ اور اب سوائے اس کے چارہ نہیں۔ کہ اُسے درست سمجھکر احراری امیر شریعت مولوی عطاء اللہ کی بے ہودہ سرائی پر ماتم کیا جائے۔

مولوی عطاء اللہ کی اس حرکت سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ان کی نگاہ میں قرآن کی کیا عظمت اور رفعت ہے۔ اس قرآن کی جسے خدا تعالیٰ نے مجید اور کریم قرار دیا۔ یعنی بڑی عظمت اور بزرگی والا بتایا اور جس کے بارے میں اعلان فرمایا۔ کہ قُل لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَن يَأْتُوا بِمِثْلِ هَٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا یعنی تمام جن وانس مل کر بھی اگر قرآن جیسا صحیفہ بنانا چاہیں۔ تو نہیں بنا سکتے۔

اور جو شخص قرآن کریم کی اس قدر توہین و تحقیر کا مرتکب ہو سکتا ہے۔ وہ خواہ اپنے منہ سے سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا نواسہ ہونے کا ہی کیوں نہ ادعا کرے۔ اور اس کے چیلے چانٹے اسے امیر شریعت ہی کیوں نہ قرار دیں۔ کوئی غیرت مند اور قرآن کریم کو خدائے قدوس کا مقدس کلام یقین کرنے والا مسلمان اسے مردود اور لعنتی قرار دینے میں ایک لمحہ کا بھی توقف نہ کریگا۔

احرار کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف جو فتنہ پردازیاں کی جاتی رہی اور اب تک کی جارہی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ آپ نے قرآن کریم کی ہتک کی ہے۔ اگرچہ ہر وہ شخص جسے آپ کی کوئی ایک آدھ تحریر بھی پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ خوب جانتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قرآن کریم سے جو عشق تھا۔ تیرہ سو سال میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ اور آپ کا یہ صرف قال نہیں۔ بلکہ حال تھا۔ کہ ؎

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

مگر باوجود اس کے احرار نابکار کی طرف سے آپ پر قرآن کریم کی ہتک کرنے کا الزام لگایا گیا۔ لیکن خدا کی شان یہ جھوٹا الزام لگانے والوں کے امیر شریعت کی ایسی عقل ماری گئی۔ کہ قرآن کریم کے متعلق اپنی سیاہ باطنی کا کھلم کھلا مظاہرہ کرنے کے لئے تیار ہو گیا۔ اور وہ کچھ کہہ گذرا۔ جو آج تک کسی بدترین معاند اسلام اور دشمن قرآن نے بھی نہ کہا ہوگا۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ مذہب کا چولا تو لیڈران احرار نے محض عوام کو جماعت احمدیہ کے خلاف بھڑکانے اور اپنے ہاتھ بآسانی ان کی جیبوں میں داخل کرنے کے لئے اوڑھا ہوا ہے۔ لیکن اب چونکہ وہ اس قدر تار تار ہو چکا ہے۔ کہ اس کا رفو کرنا بھی احرار کے لئے ممکن نہیں۔ اس لئے وہ مذہب سے دست بردار ہو کر پالیٹیشن ہونے کا دعویٰ کر رہے ہیں۔ اور قرآن کریم کی توہین کے مرتکب ہو کر اس دعوے کا ثبوت بہم پہنچا رہے ہیں۔

ریاست جموں کے شفاخانے اور غیر ریاستی مریض

ہمیں بعض ہندو اخبارات میں یہ پڑھکر بے حد افسوس ہوا۔ کہ حکومت کشمیر کے ہیلتھ افسر صاحب کی طرف سے ایک نہایت غیر معقول حکم کے متعلق تاکید مزید جاری ہوئی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ کوئی غیر ریاستی مریض ریاست کے تپ دق کے شفاخانوں میں علاج کے لئے داخل نہ کیا جائے۔ حالانکہ بغیر کسی امتیاز کے مریضوں کی تکلیف کم کرنے کی کوشش کرنا انسانیت کا ایک عام فرض ہے۔ حکومتیں تو الگ رہیں بعض صاحب توفیق افراد کی طرف سے بھی اس قسم کا انتظام موجود ہے جہاں ہر مذہب وملت اور ہر علاقہ کے مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے۔ اسلئے ریاست کشمیر کے شفاخانوں میں بیرون ریاست کے مریضوں کے داخلہ کی ممانعت افسوسناک تنگدلی ہے۔ اور اپنے آپکو اس آسمانی برکت اور رحم سے محروم ہونے کی کوشش۔ جو مصیبت زدوں کے آرام پاکر دُعا دینے کی صورت میں حاصل ہو سکتا ہے۔ ان حالات میں ہم ریاست کے ارباب حل وعقد کو مشورہ دینگے۔ کہ جہاں تک جلد ممکن ہو۔ شفاخانوں پر عائد کردہ اس پابندی کو مٹا دیا جائے۔ تاکہ ریاست کے ماتھے سے یہ کلنک کا ٹیکا دور ہو جائے۔ جس سے کوئی فائدہ نہیں۔ لیکن نقصان ضرور ہے۔

ہندو دھرم کی ایک معیوب رسم کا قلع قمع

ہندوؤں میں ابھی تک بعض ایسی مذہبی رسوم چلی آتی ہیں۔ جو نہایت ہی شرمناک اور مضرت رساں ہیں۔ اور تعلیم یافتہ ہندو ان کو نفرت اور حقارت کی نظر سے بھی دیکھتے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے وہ مذہبی قیود میں ایسے جکڑے ہوئے ہیں۔ کہ دم نہیں مار سکتے۔ ان حالات میں جنوبی ہند کی ریاست کوچین کے مہاراجہ بہادر نے دیو داسی بنانے کی رسم کو بند کر دینے کا جو حکم نافذ فرمایا ہے۔ اُسے ان کی قابل تعریف جرأت سمجھنا چاہیئے۔ اور امید رکھنی چاہیئے۔ کہ اس حکم کو ہندو دھرم میں دست اندازی قرار دے کر مخالفت کرنے والوں کی وہ کوئی پرواہ نہ کریں گے۔

دیو داسی بنانے کی رسم یہ ہے۔ کہ بعض لوگ اپنی لڑکیوں کو مندروں کی نذر کر دیتے ہیں۔ جہاں ان کا یوں تو ساری عمر کنواری رہنا ضروری ہوتا ہے۔ اور دیوتاؤں کے آگے ناچنا گانا کام۔ مگر دراصل وہ مندروں کے پجاریوں اور وہاں آنے جانے والے دوسرے لوگوں کی سیاہ کاری کا نشانہ بنی رہتی ہیں۔ اور یہ سب کچھ کھلم کھلا کیا جاتا ہے۔ اس بدکاری کو اس لئے جاری رہنے دینا کہ اسے ہندو مذہب کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ کسی طرح مناسب نہیں۔ کاش اس قسم کی فرسودہ اصلاحات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہندو صاحبان غور فرمائیں۔ کہ جو مذہب خود انسانی اصلاح کا محتاج ہے۔ اس کے متعلق یہ خیال کرنا کہ وہ روحانی راہنمائی کر سکتا ہے۔ اور روحانی فوائد پہنچا سکتا ہے بالکل عبث ہے۔

احمدیت کے خلاف "مولانا ابوالکلام آزاد" کا حیرت انگیز بیان

امتِ محمدیہ میں مصلحین کے آنے کا ذکر قرآن مجید میں

(۲)

ہمارا مطالبہ

اشاعت گزشتہ میں بتایا جا چکا ہے۔ کہ مولانا ابوالکلام آزاد کا یہ مطالبہ کہ جو لوگ کہتے ہیں۔ مسلمانوں کے لئے ضروری ہے ہر صدی کے کسی مجدد پر ایمان لائیں۔ ان سے پوچھیے۔ کہ یہ حکم کس قرآن میں نازل ہوا ہے۔ اگر قرآن سے مقصود وہ قرآن ہے جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے۔ تو بتلایئے کہ کس پارہ۔ کس سورۃ کس آیت میں یہ بات لکھی گئی ہے۔ کہ ہر صدی میں ایک مجدد آئے گا۔ اور مسلمانوں کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس کی معرفت حاصل کریں۔ اور اس پر ایمان لائیں۔" اگر معقولیت پر مبنی ہے۔ اور وہ دل سے چاہتے ہیں۔ کہ قرآن مجید کے اس پارہ۔ اس سورۃ اور اس آیت کا حوالہ معلوم کریں۔ جس میں امت محمدیہ میں مجددین کے آنے کا ذکر ہے۔ تو بجائے کہ ہم وہ خود ہی یہ بتانے کی تکلیف گوارا فرمائیں۔ کہ انہوں نے آج سے بیس برس پیشتر مجددین کی بعثت کا جو ذکر فرمایا تھا۔ وہ قرآن مجید کے کونسے پارہ کونسی سورۃ اور کونسی آیت سے ماخوذ تھا۔ اگر انہیں قرآن مجید کی اس آیت کا علم ہے۔ تو اب ان کا دوسروں سے یہ دریافت کرنا کہ قرآن مجید کے اس پارہ اس سورۃ اور اس آیت کا حوالہ بتاؤ جس میں مجددین کے آنے کا ذکر ہے۔ بالکل تحصیل حاصل ہے۔ اور اگر اس وقت انہوں نے قرآن مجید کے خلاف ایک بات کہہ دی تھی۔ تو کیا اب وہ اپنی ان تحریرات کو خلاف شریعت خلاف قرآن اور خلاف منشاء حق قرار دے کر تسلیم کرنے کیلئے تیار ہیں۔ کہ انہوں نے آج سے کچھ عرصہ پہلے یہ لکھ کر کہ مجدد پر ایمان لانا ضروری ہے اسلام پر "بہتان" باندھا۔ اور اس وقت تک اسلام کی بو بھی انہوں نے نہیں سونگھی تھی۔ یہ دونوں باتیں ہم مولانا آزاد کے فیصلے پر چھوڑتے ہیں۔ وہ ان میں سے جونسا چاہیں اختیار کر سکتے ہیں۔

کیا احادیث پایۂ اعتبار سے بکلی ساقط ہیں

اس کے بعد ہم ایک اور سوال پیش کرتے ہیں۔ جو مذکورۃ الصدر اقتباس کی بنا پر لازماً ہر انسان کے قلب میں پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ یہ کہ اگر ہم ان احادیث کو درست نہیں سمجھ سکتے۔ جن میں بعثت مجددین کا ذکر ہے۔ اور ضروری ہے۔ کہ ہر بات کا ثبوت قرآن مجید سے ہی دیں۔ تو کیا احادیث پایۂ اعتبار سے بکلی ساقط ہیں؟ اگر نہیں تو پھر حدیث مجدد کو کیوں درست نہ تسلیم کیا جائے۔ جبکہ اس حدیث کے متعلق یہاں تک لکھا ہے۔ کہ وقد اتفق الحفاظ علی تصحیح ھذا الحدیث منھم الحاکم فی المستدرک والبیھقی فی المدخل وممن نص علی صحتہ من المتاخرین الحافظ ابن حجر" (حجج الکرامہ صفحہ ۱۳۳) یعنی استادان حدیث اس حدیث کی صحت پر کلی اتفاق رکھتے ہیں۔ چنانچہ متقدمین میں سے حاکم نے مستدرک میں اور بیہقی نے مدخل میں اسے لکھا ہے۔ اور متاخرین میں سے جن لوگوں نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ ان میں علامہ ابن حجر عسقلانی بھی ہیں۔

پھر مرقاۃ الصعود شرح ابن داؤد میں اس حدیث کے ماتحت لکھا ہے۔ ھذا الحدیث اتفق الحفاظ علی تصحیحہ منھم الحاکم فی المستدرک والبیھقی فی المدخل۔ یعنی محدثین کا اس حدیث کی صحت پر اتفاق ہے۔ جیسا کہ امام حاکم اور بیہقی نے مستدرک اور مدخل میں اس کی صحت کا اقرار کیا ہے۔ علامہ سیوطی اپنے رسالہ "تنبیہ" میں بھی اتفق الحفاظ علی صحتہ لکھ کر اس حدیث کو صحیح قرار دے چکے ہیں۔ پس جبکہ یہ حدیث صحیح قرار پا چکی ہے استادان حدیث اس کی صحت کا اقرار کر چکے ہیں۔ اور صحاح ستہ میں سے ابوداؤد میں جو احادیث کی مشہور کتاب ہے یہ درج ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ مولانا ابوالکلام آزاد اس کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ پس اگر ان کے نزدیک احادیث پایۂ اعتبار سے بکلی ساقط نہیں۔ تو پھر ہم پوچھتے ہیں۔ وہ کیوں اس حدیث کو صحیح تسلیم نہیں کرتے۔ جسے استادان حدیث صحیح قرار دے چکے اور جسے خود وہ بھی اپنے قلم سے مجددین امت پر چسپاں کر چکے ہیں۔ لیکن اگر وہ سرے سے احادیث کو ہی ماننے کے لئے تیار نہیں۔ خواہ حفاظ ان کی صحت پر کس قدر زور دیں۔ اور ان کا عقیدہ یہ ہے کہ ہر ضروری بات قرآن مجید سے دکھانی چاہیئے۔ تو پھر ایک اور سوال ہے۔ جو مولانا ابوالکلام آزاد کو حل کرنا چاہیئے۔ اور وہ یہ کہ کیا اس طرح اسلامی تعلیمات کا ایک بہت بڑا حصہ معاذ اللہ افتراء اور اوہام اور ظنون فاسدہ کا مجموعہ قرار نہیں پا جائیگا۔

احادیث کی ضرورت

۱۸۹۳ء کا ذکر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں ایک شخص نے اپنے اس خیال کا اظہار کیا۔ کہ گو احادیث میں یہ پیشگوئی موجود ہے۔ کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام کے نام پر اس امت میں ایک شخص آنے والا ہے۔ مگر وہ احادیث پایۂ اعتبار سے ساقط ہیں۔ کیونکہ وہ زمانہ دراز کے بعد جمع کی گئی ہیں اس شک کے ازالہ کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو جواب ارقام فرمایا اس کی چند سطور ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔ تا یہ اندازہ لگایا جا سکے۔ کہ احادیث کو ترک کرنے سے کس قدر قباحتیں لازم آتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام احادیث کی ضرورت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اگر یہی بات سچ ہے کہ اہل اسلام کے پاس بجز قرآن کریم کے جس قدر منقولات ہیں۔ وہ تمام ذخیرہ کذب اور جھوٹ اور افتراء اور ظنون اور اوہام کا ہے۔ تو پھر شاید اسلام میں سے کچھ تھوڑا ہی حصہ باقی رہ جائیگا۔ وجہ یہ کہ ہمیں اپنے دین کی تمام تفصیلات احادیث نبویہ کے ذریعہ سے ملی ہیں۔ مثلاً یہ نماز جو پنج وقت ہم پڑھتے ہیں۔ گو قرآن مجید سے اس کی فرضیت ثابت ہوتی ہے۔ مگر یہ کہاں ثابت ہوتا ہے۔ کہ صبح کی دو رکعت فرض اور دو رکعت سنت اور پھر ظہر کی چار رکعت فرض اور چار اور دو سنت اور مغرب کی تین رکعت فرض۔ پھر عشا کی چار۔ ایسا ہی زکوٰۃ کی تفاصیل معلوم کرنے کے لئے ہم بکلی احادیث کے محتاج ہیں۔ اسی طرح ہزارہا جزئیات ہیں۔ جو عبادات اور معاملات اور عقود وغیرہ سے متعلق ہیں۔ اور ایسی مشہور ہیں کہ ان کا لکھنا صرف وقت ضائع کرنا اور بات کو طول دینا ہے۔ علاوہ اس کے اسلامی تاریخ کا مبدأ اور منبع یہی احادیث ہی ہیں۔ اگر احادیث کے بیان پر بھروسہ نہ کیا جائے۔ تو پھر ہمیں اس بات کو بھی یقینی طور پر نہیں ماننا چاہیئے۔ کہ درحقیقت حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علی رضی اللہ عنہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہ وسلم کے اصحاب تھے۔ جن کو بعد وفات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسی ترتیب سے خلافت ملی۔ اور اسی ترتیب سے ان کی موت بھی ہوئی۔ کیونکہ اگر احادیث کے بیان پر اعتبار نہ کیا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ ان بزرگوں کے وجود کو یقینی کہہ سکیں اور اس صورت میں ممکن ہو گا۔ کہ تمام نام فرضی ہی ہوں۔ اور دراصل نہ کوئی ابوبکرؓ گذرا ہو۔ نہ عمرؓ نہ عثمانؓ نہ علیؓ۔ کیونکہ بقول معترض یہ سب احادیث احاد ہیں۔ اور قرآن شریف میں ان ناموں کا کہیں ذکر نہیں۔ پھر بموجب اس اصول کے کیونکر تسلیم کئے جائیں۔ ایسا ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے والد کا نام عبداللہ اور والدہ کا نام آمنہ اور دادا کا نام عبدالمطلب ہونا۔ اور پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیویوں میں سے ایک کا خدیجہ اور ایک کا نام عائشہ اور ایک کا نام حفصہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا ہونا اور دایہ کا نام حلیمہ ہونا اور غار حرا میں جا کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا عبادت کرنا اور بعض صحابہؓ کا حبشہ کی طرف ہجرت کرنا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بعد بعثت دس سال تک مکہ میں رہنا اور پھر وہ تمام لڑائیاں ہونا جن کا قرآن کریم میں نام و نشان نہیں۔

اور صرف احادیث سے یہ تمام امور ثابت ہوتے ہیں۔ تو کیا ان تمام واقعات سے اس بنا پر انکار کر دیا جائے۔ کہ احادیث کچھ چیز نہیں۔ اگر یہ صحیح ہے۔ تو پھر مسلمانوں کے لئے ممکن نہ ہوگا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پاک سوانح میں سے کچھ بھی بیان کر سکیں۔ دیکھنا چاہیئے۔ کہ ہمارے مولے و آقا کی سوانح کا وُہ سلسلہ کہ کیونکر قبل از بعثت مکہ میں زندگی بسر کی اور پھر کس سال دعوتِ نبوت کی۔ اور کس ترتیب سے لوگ داخلِ اسلام ہوئے۔ اور کفار نے مکہ کے دس سال میں کس کس قسم کی تکلیفیں پہونچائیں۔ اور پھر کیونکر اور کس وجہ سے لڑائیاں شروع ہوئیں۔ اور کس قدر لڑائیوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم بنفس نفیس حاضر ہوئے۔ اور آنجناب کے زمانۂ زندگی تک کن کن ممالک تک حکومتِ اسلام پھیل چکی تھی۔ اور شاہانِ وقت کی طرف آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دعوتِ اسلام کے خط لکھے تھے۔ یا نہیں۔ اور اگر لکھے تھے۔ تو ان کا کیا نتیجہ ہوا تھا۔ اور پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے وقت کیا کیا فتوحاتِ اسلام ہوئیں۔ اور کیا کیا مشکلات پیش آئیں۔ اور حضرت عمر فاروق رضؓ کے زمانہ میں کن کن ممالک تک فتوحاتِ اسلام ہوئیں۔ یہ تمام امور صرف احادیث اور اقوالِ صحابہ رضؓ کے ذریعہ معلوم ہوتے ہیں۔ پھر اگر احادیث کچھ بھی چیز نہیں۔ تو پھر اس زمانہ کے حالات دریافت کرنا نہ صرف ایک امرِ مشکل بلکہ محالات میں سے ہوگا۔ اور اس صورت میں واقعاتِ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی نسبت مخالفین کو ہر یک افترا کی گنجائش ہوگی۔ اور ہم دشمنوں کو بے جا حملہ کرنے کا بہت سا موقعہ دیں گے۔ اور ہمیں ماننا پڑے گا کہ جو کچھ ان احادیث کے ذریعہ سے واقعات اور سوانح دریافت ہوئے ہیں وُہ سب ہیچ اور کالعدم ہیں۔ یہاں تک کہ صحابہ رضؓ کے نام بھی یقینی طور پر ثابت نہیں۔ غرض ایسا خیال کرنا کہ احادیث کے ذریعہ سے کوئی یقینی اور قطعی صداقت ہمیں مل ہی نہیں سکتی۔ گویا اسلام کا بہت سا حصہ اپنے ہاتھ سے نابود کرنا ہے۔"

(شہادت القرآن)

پھر فرماتے ہیں:-

"آج اگر کوئی شخص یہ بحث کرے کہ یہ پانچ نمازیں جو مسلمان پانچ وقت ادا کرتے ہیں۔ اُن کی رکعات کی تعداد ایک مشکی امر ہے۔ کیونکہ مثلاً قرآن کریم کی کسی آیت میں یہ مذکور نہیں۔ کہ تم صبح کو دو رکعت پڑھا کرو۔ اور پھر جمعہ کی دو۔ اور پھر عیدین کی بھی دو دو۔ رہی احادیث۔ تو وُہ اکثر احاد ہیں۔ جو مفید یقین نہیں۔ تو کیا ایسی بحث کرنے والا حق پر ہوگا۔ اگر احادیث کی نسبت ایسی ہی رائیں قبول کی جائیں۔ تو سب سے پہلے نماز ہی ہاتھ سے جاتی ہے۔ کیونکہ قرآن شریف نے تو نماز پڑھنے کا کوئی نقشہ کھینچکر نہیں دکھلایا۔ صرف یہ نمازیں احادیث کی صحت کے بھروسہ پر پڑھی جاتی ہیں۔ اب اگر مخالف یہی اعتراض کرے۔ کہ قرآن شریف نے نماز کا طریقہ نہیں سکھلایا۔ اور جس طریق کو مسلمانوں نے اختیار کر رکھا ہے۔ وُہ مردُود ہے۔ کیونکہ احادیث قابلِ اعتبار نہیں۔ تو ہم ایسے اصول پر آپ ہی پابند ہونے سے کہ بیشک احادیث کچھ بھی چیز نہیں۔ اس اعتراض کا کیا جواب دے سکتے ہیں۔ بجز اس کے کہ اعتراض کو قبول کر لیں۔ بلکہ اس صورت میں اسلام کی نماز جنازہ بھی بالکل بیہودہ ہوگی کیونکہ قرآن شریف میں اس بابت کا کہیں ذکر نہیں۔ کہ کوئی ایسی نماز بھی ہے۔ کہ جس میں سجدہ اور رکوع نہیں۔ اب سوچکر دیکھ لو۔ کہ احادیث کے چھوڑنے سے اسلام کا کیا باقی رہ جاتا ہے۔" (شہادۃ القرآن)

مولانا آزاد "چکڑالویوں" کے نقش قدم پر

پس احادیث کو پایۂ اعتبار سے بکلی ساقط قرار دینے سے اسلام کا بہت بڑا حصہ ظنون و اوہام کا مجموعہ بن کر رہ جاتا ہے اور وُہ اہم مسائل جو امتِ مسلمہ کے رگ و پے میں سرایت کر چکے ہیں۔ ان کی تصدیق کے لئے کوئی شاہد نہیں مل سکتا۔ پھر کیا یہ بہتر ہے۔ کہ احادیث کو چھوڑ کر تعلیم اسلام کو نامکمل کر دیا جائے۔ یا یہ بہتر ہے۔ کہ اُن احادیث کو قبول کرکے جو قرآن مجید کے مخالف نہ ہوں۔ اسلامی لائحۂ عمل کو اس کی اصل شکل و صورت میں برقرار رکھا جائے یقیناً مولنا ابوالکلام آزاد بھی مؤخرالذکر صورت ہی پسند فرمائیں گے۔ پھر جب احادیث کو قبول کرنا بھی ضروری ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ وُہ حدیثِ مجدد کو تسلیم نہ کریں اور مجددین کی بعثت کے متعلق آیات قرآنی کی سند طلب کریں۔ اس سے ہمارا ہرگز یہ منشاء نہیں۔ کہ قرآن مجید میں کوئی ایسی آیت نہیں۔ جس میں امتِ محمدیہ میں مامورین کے آنے کا ذکر ہو۔ یقیناً قرآن مجید میں ایسی آیات ہیں۔ اور ہم ابھی انہیں پیش کریں گے۔ سوال یہ ہے۔ کہ احادیث کو کلی طور پر نظر انداز کر دینا اور یہ کہنا۔ کہ اگر فلاں مسئلہ درست ہے۔ تو اس کے ثبوت میں ضرور قرآن مجید کی کوئی آیت ہی پیش کرو۔ درست طریق عمل نہیں۔ یہ چکڑالویوں کا عقیدہ ہے۔ مگر اہل السنت والجماعت اُن کے اس عقیدہ کو درست تسلیم نہیں کرتے بلکہ قرآن مجید خود اسے رد کرتا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قول و فعل کا انکار کرنے والوں کو منافق قرار دیتا ہے چنانچہ قرآن مجید میں آتا ہے۔ وَ اِذَا قِیْلَ لَھُمْ تَعَالَوْا اِلٰی مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ وَ اِلَی الرَّسُوْلِ رَاَیْتَ الْمُنٰفِقِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْکَ صُدُوْدًا (نساءؔ) یعنی جب بعض لوگوں سے کہا جاتا ہے۔ کہ آؤ اُس چیز کی طرف جسے خُدا نے نازل کیا۔ یعنی قرآن۔ اور آؤ رسول کی طرف تو تُو منافقوں کو دیکھیگا۔ کہ وُہ قرآن کی طرف تو آجائیں گے۔ مگر وُہ تجھ سے رکیں گے۔ یہ آیت صاف بتا رہی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ان لوگوں کو جو مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ کو مانتے۔ مگر رسُول کی طرف نہیں آتے۔ یعنی قرآن کو تو ماننے کا دعوےٰ کرتے ہیں مگر احادیث کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ منافق قرار دیتا ہے اور بتاتا ہے۔ کہ ان کا دعویٰ ایمان قابلِ قبول نہیں؛

اس اصولی جواب کے بعد ہم چاہتے ہیں کہ مولنا آزاد اس کے مطالبہ کو بھی پورا کیا جائے۔ کہ امتِ محمدیہ میں مجددین کے آنے کا ذکر قرآن مجید کے کس پارہ کس سورت اور کس آیت میں ہے؛

اللہ تعالےٰ کی طرف سے قرآن مجید کی حفاظت کا وعدہ

اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ (پ ۱۴ سورہ حجر آیت ۱۰) یعنی ہم نے ہی قرآن مجید کو اُتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔ حفاظت ہمیشہ دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک ظاہری اور ایک معنوی۔ ظاہری حفاظت کے لئے اللہ تعالےٰ نے یہ سامان کیا کہ ہزاروں نہیں۔ لاکھوں لوگوں کے قلوب میں قرآن مجید کے حفظ کرنے کا شوق پیدا کر دیا جنہوں نے قرآن مجید کو نہایت احتیاط کے ساتھ حفظ کیا۔ اور حفظ کرتے چلے جائینگے۔ لیکن اس سے بھی زیادہ اہم حفاظت معنوی ہے۔ کیونکہ اگر قرآن مجید کے الفاظ اپنی اصل صورت میں ہوں۔ لیکن دُنیا ان کے مطالب و معانی سے ناواقف ہو۔ تو ظاہری الفاظ کی حفاظت اسے کچھ فائدہ نہیں دے سکتی۔ پس اس آیت کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے جیسا کہ ظاہری حفاظت کا وعدہ فرمایا۔ اسی طرح معنوی حفاظت کا بھی وعدہ فرمایا۔ اب جبکہ ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید کی ظاہری حفاظت کا مکمل سامان کر رکھا ہے۔ تو کیا ہماری عقل باور کر سکتی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اسکی باطنی حفاظت کا کوئی سامان نہ کیا ہو۔ جس طرح ظاہری حفاظت کا وعدہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ اسی طرح معنوی حفاظت کا وعدہ بھی اسی کی طرف سے ہے اور جب اس نے اپنا ایک وعدہ پورا کیا۔ تو یقیناً اسے دُوسرا وعدہ بھی پورا کرنا چاہیئے۔ جو پہلے سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ یہ معنوی حفاظت دو اہم اغراض پر مشتمل ہوتی ہے اور ان دونوں اغراض کا خود قرآن مجید میں ذکر ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ھُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَ یُزَکِّیْھِمْ وَ یُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَ الْحِکْمَۃَ (پ ۲۸ سورہ جمعہ آیت ۲) یعنی قرآن کے نازل کرنے کے دو بڑے مقصد ہیں۔ اول حکمتِ فرقان۔ یعنی قرآن مجید کے حقائق و معارف سے لوگوں کو آگاہ کرنا۔ اور دوسرے قرآن مجید کی تاثیر سے لوگوں کا تزکیۂ نفس کرنا۔ یہ دونوں باتیں ایسی ہیں۔ جکے لئے ضروری ہے کہ وقتاً فوقتاً اللہ تعالےٰ کی طرف سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فیوض و برکات سے متمتع ہوتے ہوئے پاکباز نفوس مبعوث ہوں؛

سلسلۂ خلفاء اور امتِ محمدیہ

پھر قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ وعدہ کھلے الفاظ میں موجود ہے۔ کہ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ (پ۱۸ سورۃ نور آیت ۵۵)

یعنی یہ سوال کہ حفاظت قرآن کیونکر اور کس طرح ہوگی۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے۔ یہ وعدہ کیا ہے۔ کہ انہیں زمین میں اسی طرح خلیفہ مقرر کرے گا۔ جیسا کہ ان لوگوں کو کیا۔ جو ان سے پہلے گذر چکے ہیں۔ وہ ان کے دین کو جو اس نے ان کے لئے پسند کیا مضبوط کرے گا۔ اور ان کے لئے خوف کی حالت کو امن سے بدل دیگا۔ وہ میری عبادت کرینگے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائینگے۔ اور ان کے مبعوث ہونے کے بعد جو ان سے سرکش رہینگے وہ بدکار اور فاسق ہونگے۔

امتِ محمدیہ کی امتِ موسویہ سے مماثلت

یہ آیت صاف طور پر بتا رہی ہے۔ کہ امتِ محمدیہ کی مماثلت امتِ موسویہ سے ہے۔ جس طرح امتِ موسویہ میں لمبے عرصہ تک خلافت کا سلسلہ ممتد رہا اسی طرح امتِ محمدیہ میں بھی خلافت کا سلسلہ لمبے عرصہ تک ممتد رہے گا۔ اس آیت میں خلیفہ کا لفظ خدا تعالےٰ نے یہ بتانے کیلئے رکھا ہے۔ کہ جو لوگ امتِ محمدیہ کی اصلاح کے لئے آئینگے۔ وہ نبی کے جانشین ہونگے۔ اور اس کی برکتوں سے حصہ پائیں گے۔ اور یہ کہکر کہ ان کے ہاتھوں خوف کے بعد امن پیدا ہوگا۔ اس امر کی طرف اشارہ کیا ہے۔ کہ وہ ایسے وقت میں آئینگے۔ جبکہ اسلام میں تفرقہ برپا ہوگا۔ اور سخت خوف اور مصیبت کے دن ہونگے۔ پھر یہ کہکر کہ جو ان کا انکار کریگا۔ وہ خدا کے نزدیک فاسق ہے۔ اس امر کی طرف اشارہ کیا ہے۔ کہ ان کا ماننا ضروری ہوگا۔ اور ان کی مخالفت کرنے والے فاسق ہونگے۔ اور فاسق کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں آتا ہے۔ اَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ (السجدہ ۳۲ - ۲۰)

اس آیت سے ثابت ہے۔ کہ

اوّل:۔ امتِ محمدیہ کی امت موسویہ سے مماثلت تامہ ہے۔ جس طرح امتِ موسویہ میں حضرت موسےٰ علیہ السلام کے بعد ایک لمبے عرصہ تک اللہ تعالےٰ کی طرف سے دینِ موسوی کی تجدید کرنے کے لئے خلفاء آتے رہے۔ اسی طرح امتِ محمدیہ میں آئیں گے۔

دوم:۔ خلیفہ کے لفظ سے بتایا۔ کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام ہونگے۔ اور آپ کے جانشین۔ سوم۔ وہ ایسے وقت مبعوث ہونگے۔ جب اسلام زغۂ اعداء میں گھرا ہوا ہوگا۔ مصائب و مشکلات کی گھٹائیں افق اسلام پر چھائی ہوئی ہونگی۔ پھر ان خلفاء کی برکت سے اللہ تعالےٰ اپنے دین کو کامیاب کریگا۔

چہارم:۔ ان خلفاء پر ایمان لانا ضروری ہوگا اور جو لوگ انکار کرینگے۔ وہ فاسق ہونگے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مثیل موسےٰ قرار دینے میں حکمتیں

اسی طرح قرآن مجید میں ایک اور مقام پر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا (پ۲۹ سورۂ مزمل آیت ۱۶) ہم نے تمہاری طرف ویسا ہی رسول بھیجا۔ جیسا کہ ہم نے فرعون کی طرف بھیجا تھا۔ کَمَا کا لفظ بتا رہا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مثیل موسےٰ ہیں اور ظاہر ہے۔ کہ اس مماثلت سے مماثلت تامہ مراد ہے۔ نہ کہ مماثلت ناقصہ۔ کیونکہ اگر مماثلت ناقصہ مراد ہو۔ تو اس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کوئی خصوصیت باقی نہیں رہتی بلکہ ایسی مماثلت والے بہت سے نبی ثابت ہونگے۔ پس اس مماثلت سے مماثلت تامہ مراد ہے۔ اور اس مماثلت کا ایک عظیم الشان جزو یہ بھی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت موسےٰ علیہ السلام کو اپنی رسالت سے مشرف کرکے پھر بطور انعام خلافت ظاہری اور باطنی کا ایک لمبا سلسلہ ان کے لئے رکھدیا۔ جو قریباً چودہ سو برس تک ممتد ہوکر آخر حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر ختم ہوا۔ اس چودہ سو سال کے عرصہ میں صدہا صاحب وحی اور صاحب الہام امت موسویہ میں پیدا ہوئے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ (پ۱ سورۂ بقرہ آیت ۸۸) یعنی ہم نے حضرت موسےٰ کو کتاب دی اور پھر رسل اس کے بعد پے بہ پے بھیجے

اب چونکہ اس مماثلت کی وجہ سے جو امتِ محمدیہ اور امتِ موسویہ کو حاصل ہے۔ مماثلت فی الانعامات بھی ضروری ہے۔ اس لئے اس آیت میں درحقیقت اللہ تعالےٰ نے اس امر کی طرف اشارہ فرمایا۔ کہ جس طرح حضرت موسےٰ علیہ السلام کو قریباً چودہ سو برس تک ایسے خدام شریعت عطا کئے گئے۔ جو رسول اور ملہم من اللہ تھے۔ اور اس سلسلہ کا اختتام ایک ایسے نبی پر ہوا۔ جس نے تلوار سے نہیں بلکہ خلق اور محبت سے لوگوں کو حق کی طرف دعوت دی۔ اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی وہ خدام شریعت عطا کئے جائیں گے۔ جو علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کی بشارت کے ماتحت ملہم اور محدث ہونگے اور اس درمیانی عرصہ میں دین کے چہرہ سے گرد و غبار کو دور کریں گے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ آیت کریمہ وَقَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ میں اللہ تعالےٰ نے رُسُل کا لفظ رکھا ہے۔ جس سے مقصد یہ ہے۔ کہ رسل سے مراد مرسل ہیں۔ خواہ وہ رسول تھے یا محدث۔

پس یہ آیت بھی اس امر پر قطعیۃ الدلالت ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اس امت میں ہمیشہ ایسے انسان مبعوث کرتا رہے گا۔ جو دین حق کی تائید اور کفر و شرک کی تردید کریں گے۔ غرض یہ آیات جو قرآن مجید سے پیش کی گئی ہیں اس امر کا واضح ثبوت ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ہمیشہ امت محمدیہ میں بعض خاص نفوس کی بعثت کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ اور اس کی تفصیل احادیث میں موجود ہے۔ جہاں ایک طرف تو ہر صدی کے سر پر مجدد کے مبعوث ہونے کا ذکر ہے۔ اور دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کی بشارت دی گئی ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے نبی اللہ قرار دیا ہے۔

مولانا ابوالکلام آزاد اگر حقیقت میں قرآن مجید کی وہ آیات معلوم کرنے کے مشتاق ہیں۔ جن میں اس مسئلہ کا ذکر آتا ہے۔ تو وہ مندرجہ مضمون آیات قرآنیہ اس تشریح کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں۔ جو ہم نے کی ہے مولانا کی سہولت کے لئے ہم نے آیات قرآنیہ کے ساتھ قرآن مجید کے پارہ۔ سورۃ اور آیت کا حوالہ بھی درج کر دیا ہے:۔

موجودہ زمانہ میں ایک عظیم الشان مصلح کی ضرورت

مالابار کے ایک اخبار "الامین" نے جو ملیالم زبان میں شائع ہوتا ہے۔ اپنے ۱۱ جون کے پرچہ میں ایک ہندو اخبار "ماترم بھوم" کا ایک اقتباس درج کیا ہے۔ جس کے کچھ حصہ کا ترجمہ ناظرین الفضل کی دلچسپی کے لئے ذیل میں دیا جاتا ہے۔

"الامین" لکھتا ہے۔ "ترشور میں انجمن شباب المسلمین کے زیر انتظام یوم النبی کا اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس کے صدر جناب منیاٹ کنجی محمد حاجی صاحب تھے انکی تقریر کا اقتباس دیا جاتا ہے۔ صاحب موصوف نے کہا۔ کہ

آج اگر مسلمان خراب ہو گئے ہیں۔ تو اس کی وجہ اسلام کی خرابی نہیں قرار دی جا سکتی۔ بلکہ یہ صرف زمانہ کے اثرات کا نتیجہ ہے۔ اسلام رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے ہی شروع نہیں ہوا۔ بلکہ قرآن کہتا ہے۔ کہ اس سے (اسلام سے) پہلے بھی بے شمار انبیاء مبعوث ہوئے ہیں۔ ایک روایت میں ہے۔ کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء اس دنیا میں تشریف لائے یسوع مسیح۔ رام چند۔ کرشن جی مہاراج۔ بدھ وغیرہ بھی نبی تھے۔

اسلام کہتا ہے۔ کہ جب ظلمت اور گمراہی سے دنیا بھر جاتی ہے۔ تو انبیاء مبعوث ہوتے ہیں۔ آجکل کے ملا پنڈت۔ پادری صاحبان وغیر مذاہب سے تجارت کرنے والے ہیں۔ ان میں شاذ و نادر ہی اچھے ہیں اس وقت منجدھار میں پھنسے ہوئے مذاہب کو نجات دلانے کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جیسے اولوالعزم نبی کی دُنیا کو اشد ضرورت ہے۔

آخر میں فاضل لیکچرار نے کہا۔ جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ظلمت و گمراہی پھیلی ہوئی تھی۔ اس سے بھی زیادہ آجکل پھیلی ہوئی ہے۔ نیز یہ بھی کہا۔ کہ بدکاروں کو ہدایت بنانے کی طاقت رکھنے والے نبی کی آج اشد ضرورت ہے۔ اور اس کی آمد کے نشانات بھی ظاہر ہو رہے ہیں۔"

اللہ تعالیٰ کی قدرت نمائی کا ایک واقعہ

فلسطین کی تازہ ڈاک سے ایک مخلص دوست الشیخ سلیم الربانی کا خط موصول ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے ایک ایمان افزا واقعہ کا ذکر کیا ہے۔ جو احمدیت کی صداقت اور اللہ تعالے کی عجیب قدرت نمائی کا ثبوت ہے۔ اور اس سے ظاہر ہے۔ کہ کس طرح اللہ تعالے اپنے بندوں کی حفاظت کرتا۔ اور ان کو ان کے دشمنوں کے حملہ سے بچاتا ہے۔ میں ذیل میں خط کے اصل عربی الفاظ اور ان کا ترجمہ درج کرتا ہوں۔

"وصلنا خبر بعث فی قلوبنا الیقین بأن اللہ لا یضیع مادمنا له عاملین طلب احد العمال من الشیخ علی القزق برهاناً علی صدق دعوة احمد المسیح الموعود علیه الصلوٰة والسلام فأجابه الشیخ علی بأن جمیع اقواله وحیاته برهان وکذالك اتباعه ایضا ومنها تحدیه لاعدائه بانهم لا یقدرون علی قتله ولو دبروا الف وسیلة فأجاب الرجل نعم هذا صحیح وقد حصل۔ وقص علیه قصة وهذا نصها۔ دبر عز الدین وعصابته مرة وسیلة لقتل المبشر الذی فی الکبابیر وذهب ثلاثة منهم یحملون بنادقهم وکمنوا علی قارعة الطریق القریب من واد وکانوا قد اخبروا ان المبشر سیعود من حیفا مساءً ولما مر الرجل حاولوا ان یطلقوا الرصاص من بنادقهم ولکن البنادق ابت ان تخرج رصاصها ولما مضی الرجل فی سبیله رجعوا خائبین۔ وذهبوا الی محل آخر وجربوا البنادق ثانیة وانطلقت رصاصها فلما سمع الشیخ علی هذه القصة اراد ان یتروی المسألة ولکن الرجل استیقظ من غفلته۔ وابی ان یذکر بعد هذه الالفاظ شیئاً ولما قص الشیخ علی هذه القصة علینا تذکرا لبعض منا ان حضرتکم مرة ذکرتم انکم شعرتم بشیء مثل وجود رأس اوغیره لما کنتم آتین من حیفا مساء وعلی کل حال للہ الحمد واللہ قد شتت امرهم ویتم اطفالهم واللہ خیر الماکرین"

یعنی ان دنوں ہمیں ایک خبر ملی ہے۔ جس نے ہمارے اس یقین کو تازہ کر دیا ہے۔ کہ جب تک ہم خدا کی راہ میں کام کرتے ہیں۔ اللہ تعالے ہم کو ضائع نہ کرے گا۔ واقعہ یہ ہے کہ ایک ریلوے مزدور نے ہمارے بھائی الشیخ علی القزق سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی پر کوئی دلیل طلب کی۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ حضور کے تمام اقوال اور آپ کی ساری زندگی ہی دلیل ہے۔ ایسا ہی آپ کے ماننے والے خود آپ کی صداقت کی دلیل ہیں۔ منجملہ ان کے آپ کا اپنے دشمنوں کو چیلنج دینا۔ کہ تم ہزار کوشش کے باوجود مجھے قتل نہیں کر سکتے اور پھر محفوظ رہنا ایک زبردست دلیل صداقت ہے۔

اس شخص نے جواب دیا کہ ہاں یہ بات درست ہے ایسا ضرور ہوا ہوگا۔ پھر اس نے ایک واقعہ ذکر کیا۔ جو اسی کے الفاظ میں درج ہے۔ اس نے کہا کہ ایک دفعہ الشیخ عزالدین اور اس کے ساتھیوں نے احمدی مبلغ جو کبابیر میں رہتا تھا کے قتل کی تجویز کی۔ اور ان میں سے تین اشخاص اپنی بندوقیں لے کر وادی کے قریب راستہ میں ایک جگہ چھپ گئے۔ کیونکہ ان کو خبر مل چکی تھی۔ کہ وہ مبلغ شام کے وقت حیفا سے کبابیر واپس آئے گا۔ اور جب وہ وہاں سے گزرا۔ تو انہوں نے اپنی بندوقوں سے گولیاں چلانے کی کوشش کی۔ لیکن بندوقوں نے گولیاں چلانے سے انکار کر دیا۔ اس لئے مبلغ اپنی راہ صحیح وسالم چلا گیا۔ اور وہ لوگ ناکام واپس آگئے۔ پھر جب وہ لوگ دوسری جگہ گئے۔ اور انہوں نے اپنی بندوقوں کا تجربہ کیا۔ تو ان کی گولیاں چل گئیں۔

جب ہمارے بھائی الشیخ علی نے یہ واقعہ سنا۔ تو اس نے ارادہ کیا۔ کہ وہ اس بارہ میں آہستگی سے کام لے۔ تاکہ وہ شخص مزید معلومات بیان کر سکے۔ لیکن اس کو فوراً کچھ خیال آگیا۔ اور ان الفاظ کے علاوہ وہ کچھ اور بیان کرنے کے لئے تیار نہ ہوا۔

جب الشیخ علی القزق نے ہمارے سامنے یہ قصہ بیان کیا۔ تو ہم میں سے بعض کو فوراً یاد آگیا۔ کہ ایک مرتبہ آپ نے حیفا سے مغرب کے بعد کبابیر پہونچ کر ذکر کیا۔ تھا کہ میں نے راستہ میں ایک جگہ محسوس کیا کہ کچھ آدمی ہیں۔ جن کے سر وغیرہ نظر آتے تھے۔ بہرحال ہم اللہ تعالے کا شکر کرتے ہیں۔ اس نے دشمنوں کو پراگندہ حال اور پریشان کر دیا۔ اور ان کے بچوں کو یتیم بنا دیا۔ واللہ خیر الماکرین۔

اس کے متعلق میں مزید کچھ کہنا نہیں چاہتا۔ خدا تعالے کے احسانوں کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ ہاں یہ بتانا ضروری ہے۔ کہ الشیخ عزالدین حیفا کا ایک مشہور عالم تھا۔ جس نے بغاوت کے پیدا کرنے کے لئے دیہاتی نوجوانوں کی خفیہ پارٹی بنا رکھی تھی۔ اور اسلحہ جمع کر رہے تھے۔ وہ سلسلہ احمدیہ کا خطرناک دشمن تھا۔ اور یہ سازش اسی کی تجویز کردہ تھی۔ گذشتہ سال وہ اور اس کے متعدد ساتھی گولیوں کا نشانہ بنا دیئے گئے۔ ولا تحسبن اللہ غافلاً عما یعمل الظالمون

خاکسار ابو العطاء الجالندھری سابق مبلغ فلسطین

وصایا کے متعلق نہایت ضروری اعلان

آئندہ کے لئے بموجب ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ جو موصی وصیت کا چندہ واجب ہونے کی تاریخ سے چھ ماہ بعد تک ادا نہ کریگا اور نہ دفتر سے اپنی معذوری بتا کر مہلت حاصل کرے گا۔ اس کی وصیت انجمن کار پرداز کو منسوخ کرنے کا کامل اختیار ہوگا۔ اور جس قدر روپیہ وہ وصیت میں ادا کر چکا ہوگا۔ اس کے واپس لینے کا موصی کو حق نہ ہوگا۔ سوائے اس شخص کے جو احمدیت سے مرتد ہو چکا ہو۔ اور آئندہ اس سے جب تک وہ توبہ نہ کرے۔ کسی قسم کا چندہ وصول نہ کیا جائے۔ سوائے اس صورت کے کہ وہ اپنی معذوری ثابت کر کے خود اپنی وصیت کی ادائیگی کے لئے انجمن سے مہلت حاصل کر چکا ہو۔

سکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان

برطانیہ کی ضروریات زندگی کس طرح مہیا کی جاتی ہیں

ایک سو سال کے عرصہ میں جزائر برطانیہ کی آبادی دوگنی ہو گئی ہے۔ جہاں ایک صدی پہلے انگلستان کے لوگ اپنے لئے سامان خورد و نوش اندرون برطانیہ ہی پیدا کر لیا کرتے تھے۔ آج حالت یہ ہے۔ کہ کھانے کی بہت سی اشیاء بھاری تعداد میں غیر ممالک سے درآمد کی جاتی ہیں۔ ۱۸۷۵ء میں برطانیہ کی زیر کاشت زمین کا رقبہ ۱۶۲۳۷۱۴۴۱۰ ایکڑ تھا۔ ۱۹۱۴ء میں یہ تعداد گھٹتے گھٹتے ۱۹۰۰۰ تک پہنچ گئی۔ جنگ عظیم کے دوران میں زیر کاشت زمین کے رقبہ میں کافی اضافہ ہوا اور رقبہ کی تعداد ۹۵۰۹۰۵ تک جا پہونچی۔ جنگ کے خاتمہ پر زیر کاشت رقبہ کی مقدار گھٹنی شروع ہو گئی۔ اور اس وقت صرف ۹۵۶۲۳۴۱۹ ایکڑ زمین کاشت کی جاتی ہے۔

زیر کاشت اراضی کے رقبہ میں اس حیرت انگیز کمی کا نتیجہ یہ ہے کہ انگلستان اپنی خوردنی ضروریات کی اشیاء کا صرف پانچواں حصہ اپنے ہاں پیدا کرتا ہے۔ اور بقیہ ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اشیا جہازوں کے ذریعہ درآمد کی جاتی ہیں۔

قعرِ گمنامی سے نکل کر آسمانِ شہرت پر چمکنے والے وجود

مشاہیر عالم کے سوانح حیات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کی وہ بڑی بڑی شخصیتیں جنہوں نے زندگی کے مختلف شعبوں مثلاً سیاست۔ صنعت۔ حرفت سائنس۔ فلسفہ ادب وغیرہ وغیرہ میں کمال پیدا کر کے چاردانگ عالم میں اپنی شہرت کا سکہ بٹھایا۔ اور جو نہ صرف اپنے زمانہ میں اپنی حیرت انگیز اور بظاہر فوق العادہ قوتوں اور قابلیتوں کی تجلیوں سے اہل عالم کی آنکھوں کو چکاچوند کر گئے۔ بلکہ آنے والے زمانوں کے لئے بھی اپنی شہرت کے ایسے نشانات چھوڑ گئے۔ جنہیں نہ حوادث روزگار مٹا سکتے ہیں۔ اور نہ مرورِ زمانہ انہیں محو کر سکتا ہے۔ ان کی ابتدائی زندگی نہایت ادنیٰ غربت اور افلاس کی زندگی تھی۔ پیدائش کے وقت انہیں چاندی کا چمچہ میسر نہیں تھا۔ بلکہ پھٹے پرانے چیتھڑوں سے ان کا جسم ڈھانپا گیا۔ مگر آخر کار وہ آسمان شہرت اور نیک نامی پر ستارہ بن کر چمکے۔ کون کہہ سکتا تھا۔ کہ جزیرہ کارسیکا کے ایک غریب گھرانے میں پیدا ہونے والا وہ بچہ جس کا والد بعد دقت اپنا اور اپنے بیوی بچوں کا پیٹ پالتا تھا۔ ایک دن فرانس کے تخت وتاج کا مالک ہوگا۔ اور بڑے بڑے طاقتور اور زبردست بادشاہ اس کے نام سے لرزہ براندام ہو جائیں گے۔ نپولین بوناپارٹ کا بچپن عام بچوں کی طرح اپنے بھائی بہنوں میں کھیلتے کودتے گذرا۔ لیکن غور وفکر۔ عزم واستقلال اور محنت ومشقت کا جو مادہ قدرت نے اس میں رکھا تھا۔ اور جس سے اس نے کام لینے میں کوتاہی نہ کی۔ اس نے اسے جدوجہد کے میدان میں آگے ہی آگے بڑھایا حتیٰ کہ اسے ایک ایسے مقام پر لا کھڑا کیا۔ جسے دنیوی لحاظ سے انتہائی مقام کہا جا سکتا ہے اسی طرح زندگی کے دوسرے شعبوں میں بھی جو لوگ آسمان شہرت کے انجم بن کر چمکے۔ ان کی ابتدا نہایت ادنیٰ حالات سے ہوئی۔ اور اس قسم کی ایک نہیں۔ بیسیوں بلکہ سینکڑوں مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ سر آئزک نیوٹن۔ بنجمن فرینکلن۔ جارج سٹیفن سن۔ ایڈیسن سب کے سب ہی ایسے لوگ تھے۔ جو ابتدا میں نہایت غریب مفلس اور ادنیٰ حالت میں تھے۔ لیکن مسلسل محنت اور پیہم مساعی سے جہاں اہل عالم کے لئے بہترین نفع رساں وجود ثابت ہوئے۔ وہاں عظیم الشان انقلاب پیدا کر گئے۔ صفحہ دہر پر اپنی قابلیتوں کے ناقابل محو نشان چھوڑ گئے۔

حال میں روس کے شہرہ آفاق نادستاں نویس اور ریفارمر میکسیم گورکی کا انتقال ہوا ہے جو روسی لٹریچر کے مشہور ترین ادباء میں سے تھا۔ اس کی ابتدائی زندگی بھی نہایت آزردہ حالی اور بے مائیگی میں گذری۔ اس کے والدین نہایت غریب تھے۔ اور وہ اس کے ایام طفولیت میں ہی انتقال کر گئے۔ والدین کا سایہ سر سے اٹھ جانے کے بعد وہ اپنی تعلیم جاری نہ رکھ سکا۔ اور دس سال تک نہایت تنگی اور آشفتہ حالی کی زندگی بسر کرتا رہا۔ اس کے بعد اس نے جوتے بنانے کا کام شروع کر دیا۔ اور ایک کارخانہ میں بہت ہی قلیل اجرت پر ملازم ہو گیا۔ اور بتدریج اس فن میں ترقی کر گیا اس نے اپنے حالات قلم بند کرتے ہوئے لکھا کہ میں ۱۸۷۸ء میں جوتے بنایا کرتا تھا۔ ۱۸۷۹ء میں ڈیزائن بنانے لگا۔ ۱۸۸۳ء میں ایک چھوٹی سی کشتی میں ملازم ہوا۔ ۱۸۸۴ء میں ایک نانبائی کے ماتحت کام کرنے لگا۔ پھر ہر کارہ کا کام کیا اور دوبارہ ۱۸۸۵ء میں نانبائی کا کام کیا ۱۸۸۶ء میں ایک تھیٹر کی پارٹی میں معمولی نوکر کا کام کرنے لگا۔ ۱۸۸۷ء میں سڑکوں پر سیب بیچے۔ ۱۸۹۰ء میں ایک قانون دان کے دفتر میں نقل نویسی کا کام اختیار کیا۔ ۱۸۹۲ء میں ایک ریلوے کے کارخانہ میں مزدوری کی۔ لیکن کتابوں کے مطالعہ کا شوق جو شروع سے پیدا ہو چکا تھا۔ بدستور قائم رہا اور آخر کار اپنی تمام تر توجہ علمی تصانیف کی طرف منتقل کر لی۔

یہ ہیں اس شخص کی ابتدائی زندگی کے حالات جس کا انتقال ایسی حالت میں ہوا ہے جب کہ اس کی شہرت اس کی بے نظیر تصانیف کی وجہ سے نہ صرف روس میں بلکہ ساری دنیا میں پھیل چکی تھی۔

ایسے لوگوں کی زندگیاں نوجوانوں کے لئے نہایت ہی سبق آموز ہیں۔ کیونکہ ان سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ خواہ حالات کیسے ہی ناسازگار ہوں۔ عزم راسخ۔ استقلال اور ہمت انسان کو پستی سے اٹھا کر بلندی تک پہنچا سکتی ہے۔ نیز یہ سبق بھی حاصل ہوتا ہے کہ کسی کام کو خواہ وہ کس قدر معمولی اور بظاہر ہیچ معلوم ہوتا ہو۔ حقیر نہیں سمجھنا چاہیئے۔ اور بے کاری کے مقابلہ میں اسے ہر حالت میں اختیار کر لینا چاہیئے۔ کیونکہ یہی بے کار نہ رہنے کا جذبہ ترقی کا زینہ ہوتا ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ تحریک جدید کا ایک مطالبہ جو احمدی نوجوانوں سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ ہے کہ وہ بے کار نہ رہیں۔ اور کوئی معمولی سے معمولی کام کرنا عار نہ سمجھیں۔ تاکہ جہاں وہ روحانیت کا عمدہ نمونہ بنیں۔ وہاں دنیاوی اعتبار سے بھی تمام دوسرے لوگوں پر سبقت لے جائیں۔ چنانچہ حضور کا ارشاد ہے۔ کہ ایک احمدی بڑھئی اپنے فن میں ایسا امتیاز پیدا کرے کہ دنیا کا کوئی بڑھئی اس کا مقابلہ نہ کر سکے ایک احمدی لوہار اپنے فن میں ایسا ماہر ہو کہ دوسرے سب لوہار اس کے مقابلہ میں ہیچ ہوں گویا ہر فن میں ایسا کمال پیدا کیا جائے جسے دیکھ کر کوئی شخص یہ نہ کہہ سکے۔ کہ احمدی دنیاوی علوم وفنون میں کسی سے پیچھے ہیں۔ اسی طرح حضور کا یہ منشاء مبارک بھی ہے۔ کہ احمدی نوجوان غیر ملکوں کو نکل جائیں خود کمائیں۔ اور تبلیغ دین کریں۔ اگر دنیاوی اغراض کی خاطر وطن کو چھوڑ کر غیر ممالک کا سفر اختیار کرنے والوں کو کامیابی نصیب ہو سکتی ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ خدا تعالےٰ اپنے ان بندوں کو جو اس کا نام دنیا میں بلند کرنے کے لئے غریب الوطنی اختیار کریں۔ ناکام رہنے دے۔ پس احمدی نوجوانوں کو چاہیئے۔ کہ محنت ومشقت کا کوئی کام کرنے سے دریغ نہ کریں اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں تحریک جدید کے پیش کردہ اصول کے ماتحت غیر ممالک میں نکل جائیں۔ اور اپنے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خوشنودی اور خدا تعالےٰ کی رضاء حاصل کریں۔

یو۔پی میں سیلاب کی تباہ کاریاں

دہلی ۳۰ جون۔ شاہجہانپور کے گردونواح میں سیلاب کی وجہ سے بے حد نقصان پہنچا ہے۔ سات دن کے عرصہ میں ۲۲ انچ بارش ہوئی۔ جس کی وجہ سے دیہاتی علاقہ تہ آب آگیا۔ اس عظیم الشان سیلاب نے ملک کو کئی جھیلوں میں منقسم کر دیا تھا۔ شاہجہانپور دریائے گرہا اور دریائے کھانٹ کے درمیان واقع ہے۔ ان دریاؤں کا پانی اپنی گزرگاہوں سے اچھل کر گردونواح کے دیہات میں داخل ہو گیا۔ جس سے سینکڑوں آدمی بے خانماں ہو گئے۔

اس اثنا میں دریائے کھانٹ نے لکھنؤ جانے والی سڑک کو جل تھل کر دیا ہے اس وقت تقریباً بارہ دیہات تہ آب ہیں۔ ان دیہات کے باشندے شاہجہانپور کی قریبی سڑک پر جمع ہو گئے ہیں۔ یہ لوگ اپنے مال مویشی اور دوسری اہم چیزوں کو بھی جو اس وقت لا سکتے تھے ساتھ لیتے آئے ہیں۔

دریائے رام گنگ جو جلال آباد کے قریب سے گزرتا ہے۔ متعدد دیہات کو تباہی وبربادی کی دھمکی دے رہا ہے۔ ضلع کے متعلقہ افسر امدادی اقدامات میں مصروف ہیں۔ شاہجہانپور میں بھی متعدد عمارتیں گر گئی ہیں۔ اور بے خانماں افراد اپنے رشتہ داروں اور ہمسایوں کے ہاں پناہ لے رہے ہیں۔

اٹا کمنڈ کی اطلاعات سے پتہ چلتا ہے۔ کہ یکشنبہ کو سناٹے کی بارش اور زنلے کی تیز ہوا نے الیکٹرک کے انتظامات کو درہم برہم کر دیا۔ اس وجہ سے تمام شہر تاریکی کے سمندر میں غرق معلوم ہوتا تھا۔ متعدد درخت جڑوں سے اکھڑ گئے۔ ٹیلی فون اور ٹیلی گراف کے کھمبوں کو بھی بے حد نقصان پہنچا۔ جڑ سے اکھڑے ہوئے درختوں کی زیادتی کی وجہ سے اٹاکمنڈ۔ گوڈالر روڈ بند ہو گئی ہے۔ دوسری سڑکوں پر بھی ٹریفک کو بے حد نقصان پہنچا ہے۔

چندہ تحریک جدید کا وعدہ سو فیصدی پورا کرنیوالے مخلصین کی فہرست

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جماعت سے مالی قربانی کا جو مطالبہ فرمایا۔ اللہ تعالےٰ کا احسان ہے۔ کہ جماعت نہایت خوشی اور شرح صدر سے اس پر لبیک کہہ رہی ہے۔ چنانچہ ماہ جون میں جن مخلصین نے اپنے وعدے سو فیصدی پورے کر دیے ہیں۔ ان کے اسماء گرامی جہاں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور خصوصیت سے دعا کے لئے پیش کئے جاتے ہیں۔ وہاں اخبار میں بھی ان کا ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی جن دوستوں کے ذمہ چندہ تحریک جدید سال دوم میں سے ایک آدھ قسط باقی ہے۔ یا سو فیصدی وعدہ کے پورا ہونے میں کچھ کمی ہے۔ ان سے عرض ہے۔ کہ وہ ماہ جولائی میں اپنے وعدوں کو پورا کر کے رضائے الٰہی حاصل کریں۔ نیز جن دوستوں کا وعدہ جون میں اپنی موعودہ رقم ادا کرنے کا تھا۔ یا اس سے پہلے کسی ماہ میں مگر کسی خاص مجبوری کی وجہ سے ادا نہیں کر سکے۔ انہیں چاہئیے۔ کہ ماہ جولائی میں ضرور ادا کر دیں۔ رہے وہ احباب جن کا وعدہ ماہ جولائی کے بعد کسی ماہ میں ادا کرنے کا ہے۔ اگرچہ ان سے یہ عرض نہیں کیا جا سکتا۔ کہ وہ بھی ماہ جولائی میں ادا کر دیں۔ مگر ایسے احباب سے یہ عرض کرنا مناسب ہے۔ کہ اگر وہ مقررہ وقت سے پہلے ادا کر دیں۔ تو یقیناً زیادہ ثواب کے مستحق ہونگے بعض احباب کے خطوط سے پایا جاتا ہے۔ کہ ان کا خیال ہے۔ چونکہ چندہ تحریک جدید کے ادا کرنے کا آخری وقت ۳۰ نومبر ۱۹۳۶ء ہے۔ اس لئے اس وقت تک وہ اپنا وعدہ پورا کر دیں گے اس خیال کے دوستوں کی خدمت میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد دہرانا ضروری ہے۔ کہ "بعض لوگ یہ خیال کر بیٹھتے ہیں۔ کہ سال کے آخیر میں دیدیں گے۔ وہ بعض اوقات دے ہی نہیں سکتے بعض نے مجھے خطوط لکھے۔ کہ ہم نے خیال کیا تھا۔ کہ سال کے آخیر میں دیدیں گے۔ مگر بدبختی سے ملازمت جاتی رہی یا آمد کے دوسرے ذرائع بند ہوگئے۔ پس یہ مت خیال کرو کہ سال کے آخر میں دیدیں گے۔ جو لوگ آخر وقت میں نماز پڑھنے کے عادی ہوتے ہیں۔ وہ بھول بھی جاتے ہیں۔ پس پہلے دینے کا ثواب زیادہ ہوتا ہے" پس ایسے احباب سے بھی گذارش ہے کہ وہ جلد تر اپنا عہد پورا کر کے اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کریں۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید۔ قادیان

نام معطی	رقم
خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب قادیان	۱۴۰/-
ملک غلام حسین صاحب محلہ دارالرحمت	۱۱/-
مستری دین محمد صاحب پونچھ "	۵/-
منشی عبد الحق صاحب کاتب "	۶/-
چوہدری محمد اسمٰعیل خانصاحب کاٹھ گڑھی دارالفضل	۲۶/-
مولوی علی قاسم صاحب الفضل "	۱۲/-
میاں اللہ دتا صاحب پنشنر محلہ دارالبرکات	۵/-
رسالدار راحاکم علی خان صاحب	۱۰۰/-
بشیر الدین احمد پسر حاکم علی خانصاحب	۶۰/-
مجید الدین صاحب "	۵۰/-
بابو محمد بخش صاحب محلہ دارالفضل	۱۱/-
شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی	۵/-
عبد الرحیم صاحب دیانت ٹیکنری	۶/۴
سید محمد اسمٰعیل صاحب سپرنٹنڈنٹ نظارت	۱۰/-
مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور منشی مع اہلیہ	۱۰/-
بابو مولا بخش صاحب محلہ باغبانان	۳۰/-
چوہدری علی محمد صاحب "	۵/-
میاں محمد حسین صاحب مادری بوچیاں	۲۵/-
مرزا اکبر بیگ صاحب لنگر والی	۵/-
میاں فتح محمد صاحب ادچلہ	۲۰/-
صوفی محمد الدین صاحب سیالکوٹ	۶/-
مہر عمر الدین صاحب ولد منصب دار خانخانان "	۱۱/-
بشیر احمد صاحب "	۱۰/-
مولوی نذیر احمد صاحب مع اہلیہ منگل "	۱۱/-
ڈاکٹر محمد اعظم صاحب "	۱۰/-
اہلیہ صاحبہ بابو عبد الکریم صاحب "	۵/-
" مہر غلام حسن صاحب	۳۰/-
سید عبد الجلیل شاہ صاحب "	۵/-
میاں محمد لطیف صاحب امرتسر	۱۰/-
" غضنفر علی صاحب دیرکا رود "	۵/-
شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور	۱۰۰/-
بابو محمد الدین صاحب لاہور	۱۲۰/-
میاں عبد المجید صاحب و عبد الحمید صاحب	۵/-
ڈاکٹر سید احمد صاحب "	۳۰/-
قاضی محمد صادق صاحب "	۵/-
چوہدری عبد الستار صاحب مزنگ	۵/-
" محمد افضل صاحب "	۱۵/-
میاں علی محمد صاحب "	۲۰/-
چوہدری غلام میراں صاحب "	۵/-
شیخ محمد حسین صاحب "	۱۰/-
مولوی محمد عبد اللہ صاحب مع اہلیہ۔ لاہور چھاؤنی	۲۶/۴
ڈاکٹر جلال الدین صاحب رائے ونڈ	۴۰/-
شیخ ناصر احمد صاحب لائل پور	۵/-
ملک عبد المجید صاحب "	۵/-
شیخ محمد یوسف صاحب "	۶/-
اہلیہ صاحبہ محمد یوسف صاحب "	۴/-
" مستری حاکم الدین صاحب "	۱۰/-
" مولوی عبید اللہ صاحب "	۶/-
چوہدری غلام مصطفےٰ صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ	۱۰/-
میاں محمد امیر صاحب راولپنڈی	۱۶۰/-
خواجہ محمد عثمان صاحب "	۱۰۰/-
بابو اللہ بخش صاحب "	۳۰/-
مستری محمد الدین صاحب "	۶/-
بابو اللہ بخش صاحب "	۴۰/-
مستری نور الدین صاحب کوٹلی جموں	۱۰/-
غلام احمد صاحب گلکار سری نگر	۵/-
میاں حبیب اللہ صاحب "	۵/-
صوبیدار ڈاکٹر محمد الدین صاحب بنوں	۶۰/-
چوہدری محمد امین صاحب نوشہرہ چھاؤنی	۱۲/-
ماسٹر رکن الدین صاحب دستیرزئی	۲۵/-
مستری غلام علی صاحب لنڈی کوتل	۲۱/-
ملک محمد حسین صاحب بھیرہ	۶/-
میاں عبد الرشید صاحب "	۵/-
مستری محمد رمضان صاحب "	۶/-
فضل الٰہی صاحب ولد سلام اللہ صاحب بھیرہ	۶/-
منشی رحمت علی صاحب منٹگمری	۲۵/-
بابو نذیر احمد صاحب کرک "	۲۵/-
مولوی عنایت اللہ صاحب کمالیہ "	۶/-
بابو عزیز حسن صاحب پاک پٹن	۵/-
ملک فضل احمد صاحب ملتان	۲۰/-
جناب میاں احمد شریف صاحب میانوالی	۲۵۰/-
ڈاکٹر بشیر احمد صاحب موجہ "	۴۰/-
میر حمید اللہ صاحب کنڈیاں "	۵۰/-
سید محمود احمد صاحب کراچی	۵/-
یوسف علی صاحب گوٹھ یزی سندھ	۲۵/-
شریف عالم صاحب "	۹/-
سلطان علی صاحب "	۲۰/-
مستری محمد حسین صاحب کوئٹہ	۱۰۱/-
چوہدری عبد الرحمٰن صاحب "	۱۰/-
پسران معراج الدین صاحب "	۷/-
میاں علم الدین صاحب جہلم	۵/-
مرزا محمد کریم بیگ صاحب جالندھر چھاؤنی	۵/-
ماسٹر فقیر احمد خان صاحب	۷/۸
منشی یعقوب خان صاحب دہرم سالہ	۲۰/-
والدہ افضل بیگ صاحب "	۵/-
حکیم عبد العزیز صاحب مع اہلیہ صاحبہ فیروزپور	۴۰/-
میاں عبد الکریم صاحب "	۵/-
" افتخار احمد صاحب "	۶/-
بابو محمد حسن صاحب مع اہلیہ "	۱۱/-
عزیز الدولہ صاحب "	۵/-
مرزا محمد ولی بیگ صاحب دہلی	۶/-
ڈاکٹر محمد جلال الدین صاحب "	[illegible]
بابو نذیر احمد صاحب مع اہلیہ "	۱۸/-
بابو عبد الحمید صاحب شملہ	۶۳/-
شیخ محمد حفیظ صاحب "	۲۵/-
اہلیہ صاحبہ منشی کریم بخش صاحب شملہ	۱۰/-
بابو عبد الحمید صاحب ڈیرہ دون	۱۰/-
اہلیہ صاحبہ خواجہ غلام نبی صاحب "	۶/-
حکیم ابو الطاہر محمود احمد صاحب کلکتہ	۱۰۰/-
چوہدری محمد نذیر صاحب گمار ڈ	[illegible]
اہلیہ صاحبہ مولوی عبد الحفیظ صاحب	۱۰/-
مولوی محمد بہار الحق صاحب	۱۰/-
میاں مبارک الدین صاحب	۱۰/-
خواجہ شمس الدین صاحب چکورائی کلکتہ	۱۰۲/-
دوست محمد صاحب و نذیر محمد صاحب "	[illegible]
مولوی محمد احسان الحق صاحب مع اہلیہ صاحبہ پورینی بھاگل پور	[illegible]
سید وزارت حسین صاحب مونگھیر	[illegible]
بابو عبد الرزاق صاحب گوئنڈ	[illegible]
چوہدری محمد یوسف صاحب ولد چوہدری محمد اکرم صاحب مودھا	[illegible]
بابو محمد سعید صاحب رنگون	[illegible]
بابو بشیر احمد صاحب "	[illegible]
حکیم غلام احمد صاحب "	۵۰/-
ای عبد اللہ قادر صاحب کنی "	۲۵/-
بابو بدیع الزمان صاحب سرتنبا	[illegible]
ای ایم محی الدین صاحب کولمبو	[illegible]

ڈاکٹر نذیر احمد صاحب عدیس آبابا ۱۰۱/-
میاں محمد عبداللہ صاحب پٹیر و چیچی ۶/-
بابا محمد الدین صاحب 〃 ۶/-
مہر رحیم بخش صاحب 〃 ۶/-
مولوی فضل محمد صاحب 〃 ۵/۸
چوہدری فضل احمد صاحب 〃 ۶/-
مولوی امام الدین صاحب سیکھواں ۱۲/-
〃 محمد اسمٰعیل صاحب 〃 ۱۲/-
میاں نانک صاحب سیکھواں ۶/-
چوہدری خورشید محمد صاحب ٹھیالی ۵/-
〃 نور محمد صاحب 〃 ۵/-
〃 فقیر محمد صاحب دنجواں ۵/۴
〃 جان محمد صاحب سیبی میلواں ۶/-
قریشی محمد مرید صاحب طالب پور پنگوال ۵/۸
چوہدری عنایت اللہ صاحب بہلول پور ۲۵/-
اہلیہ صاحبہ چوہدری مبارک احمد صاحب 〃 ۱۲/-
چوہدری شاہ محمد صاحب اور انجاگوپی ۱۰/-
〃 کریم بخش صاحب 〃 ۵/-
〃 غلام نبی صاحب بکھوپی ۵/-
〃 محمد شفیع صاحب 〃 ۵/-
〃 حسام الدین صاحب 〃 ۵/-
بابو محمد عبیداللہ صاحب کیمپ کلاسوالہ ۱۰۰/-
چوہدری محمد نصیر صاحب 〃 ۵/-
〃 محمد قاسم صاحب 〃 ۵/-
میاں محمد ابراہیم صاحب عزیز پور ڈوگری ۶/-
چوہدری سردار خان صاحب 〃 ۶/-
〃 نذیر احمد صاحب 〃 ۶/-
〃 محمد شفیع صاحب 〃 ۵/-
چوہدری رحمت خان صاحب 〃 ۵/-
میاں ظہیر الدین صاحب گنڈ کے جبہ ۵/-
میر اللہ بخش صاحب [illegible] ۸/-
سید لال شاہ صاحب معہ اہلیہ چک نمبر ۹ ۱۲/-
حسین بی بی صاحبہ اہلیہ منشی محمد الدین صاحب چک نمبر ۹ ۵/-
چوہدری محمد اکرم صاحب شاہ مسکین ۶/-
اہلیہ صاحبہ سید محمد صدیق صاحب 〃 ۵/-
چوہدری نبی بخش صاحب چک چہور ۶/-
منظور حسین صاحب 〃 ۱۰/-
ڈاکٹر کریم الدین صاحب کھاریاں ۵/۴
چوہدری کریم اللہ صاحب تہال ۶/-
〃 حسن الدین صاحب 〃 ۶/-
سید امیر حسین شاہ صاحب 〃 ۸/-
چوہدری محمد خان صاحب شیخ پور ۶/۴

چوہدری نادر علی صاحب شیخ پور ۶/۴
سید محمد یوسف صاحب بھیلہ ۹/-
میاں غلام حسین صاحب سرائے عالمگیر ۵/-
چوہدری غلام نبی صاحب کبلبیسر ۶/-
〃 فتح علی صاحب 〃 ۵/-
سید محمد ہاشم صاحب ڈڈہیلی ۴۵/۲
ماسٹر اللہ داد صاحب 〃 ۱۵/-
رسالدار غلام احمد صاحب دوالمیال ۳۲/-
چوہدری سلطان علی صاحب چک نمبر ۱۲ بہلولپور ۱۱/-
〃 اعظم علی صاحب 〃 ۱۱/-
〃 الیاس الدین صاحب 〃 ۵/-
ماسٹر ضیاء الدین صاحب معہ اہلیہ صاحبہ گدھرانجھا ۱۰/-
چوہدری مشتاق احمد صاحب چک نمبر ۱۹۵ ۶/-
ڈاکٹر نور احمد صاحب چک نمبر ۳ ۳۰/-
چوہدری سلطان علی صاحب چک نمبر ۹۹ ۶/-
منشی حمید احمد صاحب 〃 ۵/-
〃 حمید اللہ صاحب 〃 ۵/-
چوہدری غلام قادر صاحب چک نمبر ۴۶ ۵/-
〃 محمد الدین صاحب 〃 ۵/-
ماسٹر عبدالکریم صاحب خوشاب ۵/۸
بابو محمد اسحٰق صاحب احمد آباد اسٹیٹ ۲۰/-
چوہدری خوشی محمد صاحب 〃 ۲۰/-
〃 غلام احمد صاحب 〃 ۱۵/-
〃 لہب الدین صاحب چک نمبر ۱۶۶ ۱۵۰/-
〃 الہ دین صاحب 〃 ۱۰/-
〃 فتح محمد صاحب 〃 ۵/-
ماسٹر محمد عبداللہ صاحب ہیڈ ماسٹر چک مدراس سرگودہا ۲۵/-
ماسٹر محمد عبداللہ صاحب نائب مدرس ام چک مدراس سرگودہا ۱۰/-
چوہدری برکت علی صاحب چک نمبر ۱۶۶ ۱۰/-
〃 محمد خان صاحب 〃 ۶/-
میاں یوسف علی صاحب کوٹری سندھ ۲۵/-
جناب شریف عالم صاحب 〃 ۸/-
جناب سلطان علی صاحب 〃 ۲۰/-
شیخ محمد نذیر صاحب بہاول نگر ۵/-
〃 فیروز الدین صاحب 〃 ۵/-
ملک محمود احمد صاحب 〃 ۱۰/-
شیخ اقبال احمد صاحب 〃 ۵/-
〃 محمد عباس صاحب 〃 ۵/۴
بابو نعمت خان صاحب ڈھلیانوالی ۵/۸
میاں نذیر احمد صاحب [illegible] ۶/-

رحمت بی بی صاحبہ اہلیہ صاحبہ چوہدری شیر علی صاحب بیگم پور کنڈی ۵/-
میاں یوسف صاحب ولد جیوا صاحب غوث گڈھ ۵/-
میر احمد علی صاحب حیدرآباد دکن ۴۰/-
محبوب علی صاحب 〃 ۴۰/-
حیدر علی صاحب 〃 ۳۵/-
سیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ میر احمد علی صاحب 〃 ۱۱۱/-
سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ محبوب علی صاحب 〃 ۱۱۱/-
سید النساء بیگم صاحبہ اہلیہ آغا حیدر علی صاحب 〃 ۳۵/-
سید عبیداللہ صاحب حیدرآباد دکن ۲۰۱/-
جناب محمد لقمان صاحب 〃 ۱۵/-
حافظ ملک محمد صاحب 〃 ۶/-
جناب احمد عبدالعزیز صاحب 〃 ۵/-
عبدالرشید خان صاحب 〃 ۵/-
چوہدری تاج الدین صاحب تہال ۵/-

جناب محمد علی صاحب چنور حیدرآباد دکن ۵/-
سیٹھ جی۔ ایم۔ ابراہیم صاحب سکندرآباد ۱۳۲/-
سیٹھ علی محمد صاحب ایم اے سکندرآباد ۶۶/-
اہلیہ صاحبہ 〃 〃 ۳۶/-
سیٹھ فاضل الہ دین صاحب 〃 ۶۶/-
جناب عبدالغفور صاحب 〃 ۳۶/-
سید حسین صاحب 〃 ۱۵/-
جناب غلام دستگیر صاحب 〃 ۱۵/-
〃 عبدالصمد صاحب 〃 ۱۰/-
〃 شیر علی صاحب 〃 ۱۸/-
〃 عبدالحی صاحب 〃 ۵/-
مرزا اسلام اللہ صاحب قادیان ۱۰/-
میاں محمد صدیق صاحب ڈیرہ روڈ امرتسر ۵/-
صوفی اللہ بخش صاحب جام پور ۱۲/-
ڈاکٹر حبیب علی صاحب حیدرآباد دکن ۵/-

دارالصناعت قادیان کیلئے ایک ماہر لوہار کی ضرورت

صنعت آہنی کے واسطے بطور مینیجر ایک ایسے مخلص اور قابل تجربہ کار لوہار کی ضرورت ہے۔ جو گرم ٹھنڈے کام۔ ڈھلائی پینٹ و لوہے۔ نیز پالش کے کام سے بھی واقف ہو۔ اور اپنے آپ کو اس قابل سمجھے کہ اگر باہمی طے شدہ سرمایہ سپرد کر دیا جائے۔ تو وہ بغیر کسی مزید امداد کے نفع مند صورت میں دارالصناعت کی اس شاخ کو کامیاب بنا سکے۔ ایسے احباب مہربانی کر کے بہت جلد اپنی درخواستیں انچارج تحریک جدید قادیان کے نام ارسال کر دیں۔

انچارج تحریک جدید

بعدالت جناب شیخ محمد اکبر صاحب سب جج بہادر درجہ دوئم جالندھر

۳۶۹

شہاب الدین ولد اللہ دتا ذات دھوبی سکنہ ڈرولی خورد۔ تحصیل جالندھر بنام غلام نبی ولد نظام الدین قوم راول سکنہ کنڈولہ تحصیل جالندھر

مدعی — مدعا علیہ

دعویٰ -/۳۰۰ روپے آڈ رہن نامہ

بمقدمہ بالا میں مدعا علیہ کے نام کئی مرتبہ عدالت سے سمن جاری ہو چکے ہیں۔ مگر مدعا علیہ تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ لہٰذا اشتہار ازیہ آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ مذکور ۲۷ ۔ ۶ ۔ ۳۶ کو اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی و جوابدہی مقدمہ نہیں کرے گا۔ تو اس کے برخلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔ آج بتاریخ ۱ ۔ ۶ ۔ ۳۶ بدستخط میرے اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

[illegible] مہر عدالت — دستخط حاکم

ہر ایک انجمن کو چھاپہ خانہ مل سکتا ہے

آج کل تبلیغ واشاعت کیلئے چھاپہ خانہ کی ضرورت ہے۔ چنانچہ بہت سی انجمنیں قریب شہر میں چھاپہ خانہ نہ ہونے کی وجہ سے ٹریکٹ اشتہار اور پوسٹر شائع کرنے سے معذور رہتی ہیں بہت سے جذبات و خیالات دل و دماغ میں موجزن رہتے ہیں۔ جو لوگوں تک نہیں پہونچائے جاتے آج بیسویں صدی میں سائنس نے ہر چیز کو اتنا آسان اور سستا کر دیا ہے۔ کہ روپوں کی چیزیں کوڑیوں کے مول مل سکتی ہیں۔ ہر ایک انجمن اپنے پوسٹر اور اشتہار اور ٹریکٹ شائع کرنے کے لئے چھاپہ خانہ خرید سکتی ہے۔ چھاپہ خانہ کلاں قیمت دس روپے۔ چھاپہ خانہ خورد قیمت پانچ روپے۔ آپ پہلے دن ہی چھاپہ خانہ سے کام لے سکتے ہیں۔ طریق نہایت آسان ہے۔ جو چھپا ہوا ساتھ ہوگا۔ کل یا نصف قیمت پیشگی ارسال فرمائیں۔ پوسٹ آفس اور ریلوے سٹیشن کا پتہ لکھیں۔

ملنے کا پتہ:- محمد فاروق اینڈ برادرس موگا پنجاب

اکسیر فتق

پانی اتر آیا ہو یا فتق کسی قسم کا ہو اس دوا کے لگانے سے بذریعہ پسینہ اصلی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی۔ بڑے سے بڑے بیضے بہ اعتدال پر آکر صحت ہو جاتی ہے۔ اور آئندہ پھر یہ مرض نہیں ہوتا۔ آپ اپریشن کی زحمت کیوں اٹھاتے ہیں فوراً اس دوائی کا استعمال کیجئے۔ اسی طرح آنت اترنے کو بھی روک دیتی ہے۔ قیمت تین روپیہ ہے

اکسیر ذیابیطس وہ لوگ جن کو دم بدم پیشاب آتا ہے۔ اور پیشاب میں شکر آتی ہے جس کی وجہ سے خواہ کیسی ہی عمدہ غذائیں کھائیں۔ سوائے کمزوری کے کوئی چارہ نہیں۔ انسان کو کمزور کرنے کے واسطے یہ مرض ایک قوی پہلوان ہے۔

ذیابیطس کتنا ہی پرانا ہو۔ اس دوا سے ہمیشہ کے لئے دور ہو کر نیست و نابود ہو جاتا ہے۔ جلد علاج کیجئے۔ اکسیر ذیابیطس سے ہزاروں مریض صحتیاب ہو چکے ہیں۔ قیمت تین روپیہ

نوٹ:- فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے؟

حکیم ثابت علی (عالم مثنوی مولانا روم) محمود نگر ۵ لکھنؤ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی خدا یار ولد راجہ ذات کھوکھر سکنہ بخاری تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۲۷-۸-۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۱-۶-۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی غلام منظور ولد فاضل ذات کشمیرہ سکنہ چنیوٹ تحصیل چنیوٹ

ضلع جھنگ نے ایک درخواست دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۲۷-۸-۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۱-۶-۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی دینا ولد لکھن ذات بدھ سکنہ احمد آباد تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۲۷-۸-۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۱-۶-۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی حاجی ولد غلام حسین ذات پاولی سکنہ کوٹ قاضی تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۲۶-۸-۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے تحریر مورخہ ۱۱-۶-۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی رام چند المعروف رام لعل ولد لدھا رام ذات دوہرہ سکنہ چک ۱۲۵ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۶-۸-۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۱-۶-۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی غلام علی ولد امیر شاہ ذات سید سکنہ نبی عالم شاہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۲۶-۸-۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۱-۶-۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی علی محمد۔ محمد یار ولد غلام محمد ولد برخوردار ذات کھوکھر سکنہ ندھا گھر تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۸-۸-۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲-۶-۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی جہانہ خان ولد محمد خان ذات بلوچ سکنہ کوٹلہ احمد تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۸-۸-۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲-۶-۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی فضلا ولد سید خان ذات گگڑ سکنہ کھیوآنہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۹-۸-۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲-۶-۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲ر جولائی - ملک سر فیروز خان نون نے ہائی کمشنری کا چارج لے لیا ہے - وزارت ہند کے کمیٹی ہال میں ہائی کمشنر کا تمام عملہ جمع تھا - آپ نے عملہ کے سامنے مختصر سی تقریر کی جس میں ان سے اپیل کی - کہ وہ انگلستان میں ہندوستانی طلبا کی ضروریات کی طرف خاص توجہ دیں کیونکہ ان طالبعلموں کی انگلستان کے قیام کے متعلق خوشگن یادداشتیں ہی ہر دو ممالک کے درمیان محبت و مودت کے رشتہ کو زیادہ مضبوط کر سکتی ہیں۔

روما (بذریعہ ڈاک) ایمسٹرڈم کے ایک اخبارات کے نامہ نگار نے لکھا ہے کہ اگر ۱۶ر جولائی تک تعزیری قیود کی تنسیخ کا اعلان نہ کیا گیا - تو مسولینی اس گتھی کو سلجھانے اور آئندہ کے لئے اہم اقدامات کرنے کے لئے ملک سے استصواب رائے کریں گے - اندازہ کیا جاتا ہے کہ انہوں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ جس طرح بھی بن پڑے تعزیرات کا خاتمہ کر دیا جائے اور اس سلسلہ میں جنگ کرنے سے بھی گریز نہ کیا جائے۔

کراچی ۲ر جولائی - سندھ میں باد و باران کے باعث جان و مال کا بے پناہ نقصان ہوا ہے - فصلوں کو بے حد نقصان پہنچا ہے اور بے شمار مکانات منہدم ہو گئے ہیں - حیدر آباد میں بارش اور ژالہ باری سے کئی مکانات منہدم ہو گئے۔

لاہور ۲ر جولائی - ایک سرکاری اعلان مظہر ہے - کہ موجودہ فصل ربیع کے لئے مالیہ زمین کے مطالبہ کے متعلق زمینداروں کو تقریباً ساڑھے گیارہ لاکھ روپیہ کی معافی دی جا چکی ہے - اس کے علاوہ حکومت پنجاب نے ضلع لائل پور کے معاملہ میں مزید غور کیا ہے اور اس ضلع میں ۴۶۴۵۶۳ روپے کی معافی منظور کی ہے۔

شملہ ۲ر جولائی - درہ خیبر میں آفریدیوں کا بہرہ جس کی وجہ سے ان کے لانڈی کوتل کو بند کر دیا گیا تھا - بدستور جاری ہے اگرچہ اس پکٹ کی وجہ سے ابھی تک کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا - مگر وہ چونکہ ایسے مقام پر ہے جو انگریزی فوج کی چوکی کے بالکل سرپر واقع ہے اس لئے یہ اس چوکی کے لئے تہدید آمیز ہے۔

بمبئی ۲ر جولائی - اخبار "بمبئی سماچار" کے اسسٹنٹ ایڈیٹر نے چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ کی عدالت میں سردار ولبھ بھائی پٹیل کے خلاف ہتک عزت کا دعویٰ دائر کیا ہے - الزام یہ بیان کیا جاتا ہے - کہ حال ہی میں موضع ہیرپا دا میں ایک اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے اسسٹنٹ ایڈیٹر مذکور کو بدنام کیا تھا۔

لاہور ۲ر جولائی - مسجد شاہ چراغ مسلمانوں کو ملنے والی ہے - اور پنجاب گورنمنٹ نے اسے انجمن اسلامیہ کے حوالے کر دینے کا وعدہ کیا ہوا ہے - لیکن بعض مسلمان چونکہ اسے مسلمانوں کی نمائندہ جماعت نہیں سمجھتے اس لئے اس معاملہ میں آج کل کافی کشمکش ہو رہی ہے۔

شملہ ۲ر جولائی - لیجسلیٹو اسمبلی کے آئندہ اجلاس کے متعلق امید کی جاتی ہے - کہ اس میں منجملہ دیگر مسودہ ہائے قوانین کے قرضوں اور قرضہ داروں کے متعلق مسودہ قانون پر بھی بحث ہو گی - منتخب کمیٹی نے اس کے متعلق اپنی رپورٹ پیش کر دی تھی۔

مدراس ۲ر جولائی - معلوم ہوا ہے کہ سر نرپنگ ناتھس ممبر حکومت ہند کے آئندہ اپریل میں ریٹائر ہونے پر سر جان وڈ ہیڈ فنانس ممبر گورنمنٹ بنگال کے مقرر ہونے کی قوی امید ہے۔

جنیوا ۲ر جولائی - لیگ اسمبلی کے اجلاس میں شاہ نجاشی کی تقریر کے آغاز میں ہی گیلری کے نشین اطالوی اخبار نویسوں نے شور مچا کر اور سیٹیاں بجا کر بد اخلاقی کا ثبوت دیا تھا - ان میں سے چار کو گرفتار کر لیا گیا ہے - بیان کیا جاتا ہے کہ شاہ نجاشی نے ابھی تقریر کو شروع ہی کیا تھا - کہ اطالوی اخبار نویسوں اور دوسرے چند اطالوی افراد نے جو پبلک گیلریوں میں بیٹھے ہوئے تھے مزاحمت کرنے کی کوشش کی - چنانچہ انہوں نے سیٹیاں بجائیں اور استہزائیہ نعرے لگائے - انہیں فی الفور باہر نکال دیا گیا - اب انہیں جنیوا سے بھی نکال دیا گیا ہے - اور ان سے لیگ کے اجلاس میں داخلہ کے ٹکٹ اور ساتھ ہی مردو انیال کانفرنس میں داخلہ کے ٹکٹ چھین لئے گئے ہیں۔

بمبئی ۲ر جولائی - بمبئی کے مشہور مسلمان قوم پرست لیڈر مسٹر ایم سی چھاگلا نے مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ کے متعلق اظہار رائے کرتے ہوئے کہا - کہ مجھے بورڈ کی کامیابی کی کوئی امید نہیں۔

انگورہ ۲ر جولائی - صدر جمہوریہ ترکیہ مصطفےٰ کمال پاشا نے دردانیال کی حفاظت کے پیش نظر دس ہزار آزمودہ کار اور جدید آلات سے آراستہ ترک سپاہیوں کو دردانیال جانے کے لئے تیار رہنے کا حکم دے دیا ہے۔

کلکتہ ۲ر جولائی - آج سی آئی ڈی نے شمالی کلکتہ میں بعض مکانوں کی تلاشیاں لیں اور ضبط شدہ کتابیں اور اشتہارات برآمد کئے۔

پیرس ۲ر جولائی - فرانسیسی پارلیمنٹ میں ایک مسودہ قانون پیش ہونے والا ہے جس میں شام کی آزادی کو مشروط طور پر تسلیم کیا گیا ہے - اور اس میں شام کو جمعیتہ اقوام میں خود مختارانہ نمائندگی دلوانے کا سوال بھی اٹھایا گیا ہے۔

گوجرانوالہ ۳ر جولائی - چوہدری پرتاپ سنگھ صاحب ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک مقدمہ میں ملزموں کو بری کرتے ہوئے فیصلہ میں عمال پولیس کی بے ضابطگیوں کا یوں تذکرہ کیا ہے کہ "میرے پاس یہ باور کرنے کے لئے تمام وجوہ موجود ہیں کہ پولیس نے اس واقعہ کی تفتیش انصاف و دیانت سے نہیں کی۔" کاش پولیس کو انصاف و دیانت سکھانے کی طرف توجہ کی جائے۔

واردھا ۲ر جولائی - کانگرس پارلیمنٹری سب کمیٹی نے اپنے امیدواروں کے لئے انتخابی عہد نامہ مرتب کر لیا ہے - واردھا میں مجلس تحفظ حقوق شہری اور دیگر اہم معاملات پر بحث ہوئی۔

لاہور ۲ر جولائی - لاہور کے بیس سے زائد سرکردہ اصحاب نے لاہور میں مجلس تحفظ حقوق شہری کے قیام کا اعلان کرتے ہوئے اپنے دستخطوں سے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں اپیل کی گئی ہے کہ دوسرے لوگ بھی اس میں شامل ہوں اور اس سے تعاون کریں۔

شملہ ۲ر جولائی - اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سر بہاری لال ڈھینگرہ وزیر اعظم ریاست جیند جو علاج کے لئے لنڈن گئے ہوئے تھے - انتقال کر گئے ہیں۔

پشاور ۳ر جولائی - پشاور میں کانگرس پارلیمنٹری بورڈ کے انتخابی جلوس کو جو آج نکلنا تھا حکومت نے ممنوع قرار دے دیا ہے - شہر میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔

یوروشلم ۲ر جولائی - شہر ہبرن کے باشندوں پر جن کے نزدیک گذشتہ شب دو فوجیوں پر گولی چلائی گئی تھی - مجموعی طور پر دو ہزار پونڈ جرمانہ کیا گیا - دونوں فوجی گولیوں سے مجروح ہو گئے تھے۔

شملہ ۲ر جولائی - "انقلاب" ۴ر جولائی لکھتا ہے کہ پنڈت مالویہ ہز ایکسیلینسی وائسرائے سے ملاقات کے لئے شملہ آئے ہوئے ہیں - وہ فرقہ وار فیصلہ کے متعلق اپنی پارٹی کی پوزیشن کی وضاحت کریں گے۔

لاہور ۳ر جولائی - کل مسٹر کے ایل گابا کو بیلیز بنک کی تحقیقات کے سلسلہ میں ہائی کورٹ میں پیش ہونا تھا مگر وہ حاضر نہیں ہوئے - چنانچہ عدالت کی طرف سے ۱۰ر جولائی کو حاضر ہونے کی ہدایت ہوئی - ہائیکورٹ کی طرف سے ان کے خلاف کچھ دن ہوئے جو نوٹس جاری ہوا تھا کہ وجہ بیان کرو کہ کیوں نہ تمہاری جائداد غیر منقولہ ضبط کی جائے - اس پر بھی ابھی تک تعمیل نہیں ہوئی کیونکہ ان کے متعلق معلوم نہیں کہ وہ کہاں ہیں۔

وارسا ۲ر جولائی - پولینڈ میں بھی یہودیوں کے خلاف فسادات کی جنگ شروع ہو گئی ہے - چنانچہ چار ہزار یہودیوں نے وارسا میں آکر پناہ لی ہے۔

نتھیا گلی ۲ر جولائی - حکومت صوبہ سرحد قانون انتقال اراضی میں ترمیم کا بل پیش کر رہی ہے - ترمیم کا مقصد پھل دار درختوں کی حفاظت ہے۔

امرتسر ۲ر جولائی - گیہوں حاضر ۲ روپے ۶ر ۳ پائی - نخود حاضر ۲ روپے ۹ پائی سونا دیسی ۳۵ روپے ۲ر اور چاندی دیسی ۸ ۴ روپے ۱۴ر۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر: غلام نبی

معارف القرآن

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے فرمودہ درس قرآن شریف سے نوٹ

یعنے وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں - اور اپنے ایمان کے مطابق انہوں نے عمل کئے ہیں ، ہم ان کی خطاؤں کو چھپا دیں گے - اور بدی کی طرف میلان کو مٹا دیں گے اور ان کے عمل میں سے جو سب سے بہتر عمل ہوگا - اس کے مطابق ان کو جزاء دیں گے - یہ ظاہر ہے - کہ اس آیت کے یہ معنے تو ہو نہیں سکتے - کہ جو اچھے سے اچھا عمل ہوگا - اس کا بدلہ مل جائے گا - اور دوسرے چھوڑ دیئے جائیں گے - کیونکہ اس سے تو بندوں کا فائدہ نہیں - نقصان ہے - کیونکہ چھوٹے اعمال بڑے عملوں سے مل کر بدلہ کو بڑھا دیتے ہیں - کم نہیں کرتے - اور خالی بڑا عمل چھوٹے عملوں سے علیحدہ رہ کر بڑا نہیں چھوٹا ہوتا ہے - کیونکہ ان سے الگ ہو کر اس کی طاقت کم ہو جاتی ہے - دس کا عدد چھ اور سات سے بڑا ہے - لیکن دس جمع چھ جمع سات سے بڑا نہیں - جمع کی صورت میں دس کو اگر چھ اور سات سے الگ کر دیا جائے - تو یہ چھوٹا ہو جائے گا - پس اللہ تعالےٰ کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہو سکتا - کہ تمہارے ادنےٰ اعمال کو ہم بغیر بدلہ کے چھوڑ دیں گے اور صرف بڑے عمل کا بدلہ دیں گے - پس لازماً ماننا پڑتا ہے - کہ اس جگہ پر عام جزاء کا ذکر نہیں - بلکہ خاص قسم کی جزاء کا ذکر ہے - عام جزاء میں تو بے شک چھوٹے سے چھوٹے عمل کو بھی ضائع نہ کیا جائے گا - جیسے کہ فرماتا ہے - فَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ خَیۡرًا یَّرَہٗ (الزلزال ع ۱ پ ۳۰) لیکن اس جگہ جس قسم کی جزاء کا ذکر ہے - اس میں صرف بڑے عمل کو الگ کر لینے سے انسان کا فائدہ زیادہ ہوتا ہے - اور دوسرے اعمال کے ساتھ شامل کر دینے سے بڑے عمل کی طاقت بھی کم ہو جاتی ہے - اور یہ جزاء قوتِ مُحرّکہ کی پیدائش ہی ہے - قوتِ مُحرّکہ کی پیدائش میں اگر ادنےٰ اعمال کو مدنظر رکھا جائے - تو درجہ گر جاتا ہے - لیکن اگر صرف اعلےٰ عمل کو مدنظر رکھا جائے - تو درجہ بڑھ جاتا ہے - جیسے ایک مصوّر ہزاروں تصویریں بناتا ہے - لیکن اس کی سب تصویریں یکساں نہیں ہوتیں - اس کی بہت سی تصویروں میں سے کوئی بہت اعلےٰ ہوتی ہے ، اور کوئی درمیانی - اور کوئی ادنےٰ - یہ اعلےٰ تصویر جو اس کے کام کا منتہاء کہلاتی ہے اور جسے انگریزی محاورہ میں "ماسٹر پیس" کہتے ہیں - اس کے لئے ضروری نہیں - کہ وہ انسان کی آخری تصویر ہی ہو - کبھی وہ ابتدائی زمانہ کی تصویر ہوتی ہے کبھی درمیانی زمانہ کی - اور کبھی آخری زمانہ کی - اب اگر اس مصوّر کو ایک نئی زندگی دیجائے - اور اس کی لیاقت کی اوسط نکال کر - یا اس کی آخری عمر کی حالت کے مطابق اسے اس کی نئی زندگی میں ذہانتِ مصوّری بخشی جائے تو یقیناً اس کا نقطۂ مسابقت (سٹارٹنگ پلیس) ادنےٰ ہوگا - لیکن اگر اس کے ذہن کو اس سطح پر رکھ دیا جائے - جو اسے اپنی چوٹی کی تصویر بناتے وقت میسر تھی - تو اس کا نقطۂ مسابقت یقیناً بہت اعلےٰ درجہ کا ہوگا - گویا ذہن کی عام قابلیت اگر اعلےٰ سے اعلےٰ کام کے مطابق رکھی جائے - تو وہ یقیناً اعلےٰ ہوگی - بہ نسبت تمام کام کی اوسط نکال کر اس کے مطابق رکھنے کے کیونکہ انسانی زندگی میں قبض اور بسط دونوں دَور آتے رہتے ہیں - اور ان دونوں کی اوسط گو قبض کی گھڑیوں سے اعلےٰ ہوتی ہے لیکن بسط کی اعلےٰ گھڑیوں سے بہت ادنےٰ ہوتی ہے - اسی قانون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے - کہ دوسری زندگی میں ہم جو قوتِ عمل انسان کو بخشیں گے - وہ اس کی پہلی زندگی کی ترقیات کی اوسط کے مطابق نہ ہوگی - بلکہ اسکی پہلی زندگی کی ان گھڑیوں کے مطابق ہوگی - جن میں انسان نے اپنا انتہائی کمال ظاہر کیا ہوگا - خواہ وہ کمال زندگی کے کسی دَور میں ظاہر ہوا ہو - اور اس طرح ہم اسے ایک ایسا اعلےٰ نقطۂ مسابقت بخشیں گے - کہ جس پر کھڑا ہو کر وہ اعلےٰ مقامات کو بہت سرعت سے حاصل کر سکیگا - اور ان معنوں کے رُو سے اعلےٰ سے اعلےٰ عمل کے مطابق جزاء کا ملنا ایک انعام ہے - سزا نہیں - اور انعام بھی وہ جس کا خیال کر کے بھی دل خوشی سے اچھل پڑتا ہے - فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحۡسَنُ الۡخٰلِقِیۡنَ

(۷) ساتواں اصل اللہ تعالےٰ نے مَالِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ کی صفت کے ماتحت جزائے نیک کے بارہ میں یہ بتایا ہے - کہ انسانی اعمال کو مستحق جزا قرار دینے کے لئے اللہ تعالےٰ نے جو یہ قانون بنایا ہے - کہ اس میں ایمان اور کفر دونوں کے اختیار کرنے کی قابلیت ہے - اور بدی اور نیکی دونوں کو اختیار کرنے کی مقدرت ہے - اس قانون کی وجہ سے گو انسان اپنے اعمال کا بدلہ ملنے کا تو مستحق ہو جاتا ہے - لیکن ایک خطرہ اس کے ساتھ ضرور لگا رہتا ہے - یعنے انسان کو ہر وقت یہ دھڑکا لگا رہتا ہے - کہ وہ اپنے حاصل کردہ مقام سے گر نہ جائے - اور اس کی مثال اس شعر کی سی نہ ہو جائے - ؎

قسمت تو دیکھنا کہ کہاں ٹوٹی ہے کمند - دو چار ہاتھ جبکہ لبِ بام رہ گیا

جب تک انسان سلوک کی منزلیں طے کر رہا ہو - اس وقت تک اس حالت کا رہنا ضروری ہے - لیکن جب وہ ان منزلوں کو طے کر لے - تو پھر اس کے لئے اس حالت کی ضرورت نہیں رہتی - کیونکہ اُسے اللہ تعالےٰ سے اتحادِ تام حاصل ہو جاتا ہے - اور مزید امتحان کی ضرورت نہیں رہتی - قرآن کریم نے اس اصل کو بھی تسلیم کیا ہے اور مالک ہونے کے لحاظ سے اُس نے اپنے بندے کو یہ حق دیا ہے - کہ ایک مقام پر پہنچکر وہ اپنے مالک کی صفات کو ظلی طور پر حاصل کرے اور زوال سے محفوظ ہو جائے - اس حالت کا اصل مقام تو جنت ہے - کہ جس میں داخل ہو کر انسان پھر وہاں سے نہیں نکل سکتا یعنے تنزل سے بالکل محفوظ ہو جاتا ہے - جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اِنَّ الۡمُتَّقِیۡنَ فِیۡ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوۡنٍ - اُدۡخُلُوۡہَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِیۡنَ - وَ نَزَعۡنَا مَا فِیۡ صُدُوۡرِہِمۡ مِّنۡ غِلٍّ اِخۡوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیۡنَ - لَا یَمَسُّہُمۡ فِیۡہَا نَصَبٌ وَّ مَا ہُمۡ مِّنۡہَا بِمُخۡرَجِیۡنَ (الحجر ع ۴ پ ۱۴ ۴۶ تا ۴۹)

یعنے متقیوں کو اللہ تعالےٰ کی رحمت کے سایوں اور اس کے عرفان کے چشموں میں جگہ ملے گی - اور انہیں کہا جائے گا - کہ ان میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے سلامتی کا تحفہ حاصل کرتے ہوئے اور اس کے امن میں آتے ہوئے داخل ہو جاؤ - اور ہم ان کے سینوں سے ہر قسم کا کینہ نکال دینگے - حتیٰ کہ وہ بھائیوں کی طرح بنکر تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھیں گے - اور عبادت کے ایسے اعلےٰ مقام پر پہونچ جائیں گے - کہ عبادت کرنا ان پر شاق نہیں گزریگا - اور وہ کبھی بھی تکان محسوس نہیں کریں گے - اور یہ حالت عارضی نہ ہوگی بلکہ وہ اس نعمت سے کبھی بھی محروم نہیں کئے جائیں گے -

اپنے مالک کی صفات کو ظلی طور پر حاصل کر کے انسان زوال سے محفوظ ہو جاتا ہے

اس آیت سے ظاہر ہے کہ جنت کی نعمتیں لازوال ہیں۔ ان میں کبھی کمی نہ آئے گی۔ اور جو کچھ ایک دفعہ مل جائے گا پھر واپس نہیں لیا جائیگا۔

اس مضمون کی قرآن کریم میں اور آیات بھی ہیں مثلاً اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَاَمَّا الَّذِیْنَ سُعِدُوْا فَفِی الْجَنَّۃِ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَاشَآءَ رَبُّکَ عَطَآءً غَیْرَ مَجْذُوْذٍ۔ (الھود ع ۹ ۱۰۹) اور وہ جو سعید لوگ ہیں۔ وہ اللہ تعالےٰ کی رحمت کے سایوں میں رہتے چلے جائیں گے۔ جب تک کہ آسمان و زمین قائم ہیں۔ سوائے اس کے کہ تیرا رب کچھ اور چاہے۔ یہ ایک ایسی نعمت ہوگی۔ جو کسی صورت میں بند نہیں کی جائے گی۔

اس آیت میں جنت کے متعلق دو امور بیان کئے گئے ہیں۔ ایک یہ کہ جب تک آسمان زمین قائم ہیں۔ یہ لوگ جنت میں رہیں گے۔ اور آسمان زمین سے مراد جنت کے آسمان زمین ہی ہو سکتے ہیں۔ اور جنت کے آسمان زمین کے متعلق اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں متواتر فرماتا ہے۔ کہ وہ ہمیشہ رہیں گے۔ چنانچہ جنت کا نام قرآن کریم میں جَنّٰتِ عَدْنٍ رکھا گیا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ جَنّٰتِ عَدْنٍ الَّتِیْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَہٗ بِالْغَیْبِ اِنَّہٗ کَانَ وَعْدُہٗ مَاْتِیًّا (مریم ع ۴ ۶۲) یعنے مومن ان جنتوں میں داخل ہوں گے۔ جو ہمیشہ رہنے والی ہیں۔ اور جن کا وعدہ رحمٰن خدا نے اپنے بندوں سے اس وقت کیا ہے۔ جبکہ ابھی ان کو اس کی کیفیت کا کوئی علم تک نہیں۔ مگر یہ یقینی بات ہے کہ وہ وعدہ ضرور پورا ہو کر رہے گا۔

اس آیت میں جنت کی صفت عَدْن آئی ہے۔ اور عَدْن کے معنی عربی زبان میں قائم رہنے کے ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں عَدَنَ بالمکانِ اقام به والبَلَدَ تَوَطَّنَہٗ وقیل منہ جناتُ عدنٍ ای جنّاتُ اقامۃٍ لمکان الخلود (اقرب) یعنی عَدَنَ بالْمَکَانِ کے معنے اس جگہ مستقل رہائش کر لینے کے ہوتے ہیں۔ اور عَدَنَ الْبَلَدَ کے معنی اس شہر کو اپنا وطن بنا لینے کے ہوتے ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ جنت عدن بھی اسی لئے کہتے ہیں۔ کہ جنت مستقل رہائش کا مقام ہوگی۔ اور اس میں انسان دائمی طور پر رہے گا۔

غرض جنت کو اللہ تعالےٰ ایک قائم رہنے والا مقام فرماتا ہے اور جبکہ وہ ہمیشہ قائم رہے گا۔ اور انسان نے اس میں اس وقت تک رہنا ہے۔ جب تک کہ جنت قائم رہے۔ تو معلوم ہوا کہ انسان اس میں ہمیشہ ہی رہے گا۔

دوسرے اس آیت میں یہ بیان فرمایا ہے کہ جنت کی عطا غَیْرَ مَجْذُوْذٍ ہوگی۔ اور جَذّ کے معنی کاٹنے کے ہوتے ہیں۔ پس مراد یہ ہوئی کہ جنت کی نعمتیں کبھی ختم نہ کی جائیں گی۔ اور یہ امر بھی دائمی انعام پر دلالت کرتا ہے۔ اس مسئلہ پر قرآن کریم نے اصولی طور پر بھی روشنی ڈالی ہے چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ سَوَآءٌ مِّنْکُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَھَرَ بِہٖ وَمَنْ ھُوَ مُسْتَخْفٍ بِالَّیْلِ وَسَارِبٌ بِالنَّھَارِ۔ لَہٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَیْنِ یَدَیْہِ وَمِنْ خَلْفِہٖ یَحْفَظُوْنَہٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ (الرعد ع ۲ ۱۱-۱۲)

یعنی یہ بات یکساں ہے۔ کہ تم میں سے کوئی شخص بات چھپا کر کرے یا ظاہر کرے۔ یا تم میں سے کوئی شخص رات کو چھپکر چلے۔ یا دن کے وقت ظاہر چلے اس کے آگے اور پیچھے اللہ تعالےٰ کی طرف سے محافظ مقرر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یقیناً کسی قوم کی اچھی حالت کو نہیں بدلتا۔ جب تک کہ وہ اپنے دل کی حالت کو خراب نہ کرے۔ یعنے ادنےٰ یا اعلےٰ جو بھی کسی کو نعمت ملی ہو۔ وہ کبھی واپس نہیں لی جاتی۔ جب تک کہ انسان خود اپنے آپ کو اس کے ناقابل نہ ثابت کر دے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فرشتے انسان کے لئے اس نعمت کی حفاظت کرتے رہتے ہیں۔ گویا ہر نعمت دائمی ہوتی ہے۔ اس میں زوال صرف انسان کی ناشکری یا بدکاری کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اس قانون سے معلوم ہوا۔ کہ اگر جنت میں انسان کی روحانی حالت خراب نہیں ہوگی۔ تو وہ اس سے نکالا بھی نہ جائے گا۔ اور اگر اس کی حالت وہاں بدی کی طرف مائل ہو سکے گی۔ تو بے شک جنت کی نعمت بھی زائل ہو سکے گی۔ اب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ جنت کے لوگوں کی روحانی حالت کے متعلق اللہ تعالےٰ کیا فرماتا ہے۔ آیا وہ خراب ہو سکتی ہے یا نہیں۔ تو اس بارہ میں ہمیں قرآن کریم کے مفصلہ ذیل ارشادات ملتے ہیں۔ (۱) لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْھَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا (مریم ع ۴ ۶۳) جنت والے جنت میں کوئی فضول بات نہیں سنیں گے۔ بلکہ ہر طرف سے ہر شخص کو نیک اور عمدہ باتیں ہی سننے میں آئیں گی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اہلِ جنت گناہ تو الگ رہا بے فائدہ باتوں تک کے مرتکب نہ ہوں گے۔ اس جگہ لغو کام کرنا نہیں کہا بلکہ لغو باتیں سننا فرمایا ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان اپنی نسبت حسن ظنی سے کام لیتا ہے۔ لیکن دوسرے کی نسبت عیب کو جلد سنتا اور مشہور کرتا ہے۔ پس جس مقام پر کوئی شخص دوسرے کی نسبت ادنےٰ سے ادنےٰ بری بات بھی نہ سنے وہ جگہ یقیناً نیکی کا اعلےٰ مقام ہے۔ کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں لوگوں کی نیکی اس قدر ترقی یافتہ ہے۔ کہ کوئی دوسرے پر بدظنی بھی نہیں کر سکتا (۲) لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْھَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِیْمًا اِلَّا قِیْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا (الواقعہ ع ۱ ۲۶-۲۷) یعنے جنت میں اہلِ جنت نہ کوئی گناہ کی بات نہ بیہودہ بات سنیں گے۔ بلکہ صرف ایک دوسرے سے نیک باتیں سنیں گے۔

(۳) وَیُنَجِّی اللّٰہُ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِھِمْ لَا یَمَسُّھُمُ السُّوْٓءُ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ (الزمر ع ۶ ۶۲) یعنے اللہ تعالےٰ دوزخ کے عذاب سے متقیوں کو بچا کر کامیاب کرے گا۔ یعنی جنت میں داخل کرے گا۔ جس میں نہ تو ان کو کوئی عملی بدی چھوئے گی۔ اور نہ ذہنی یعنی عمل بھی ان کے پاک ہوں گے۔ اور ان کے خیالات بھی پاک ہوں گے۔ جس کی وجہ سے افسردگی کی مرض سے جو یا تو صدمہ سے ہوتی ہے۔ یا ذہن میں بدی کا بیج موجود ہونے کے سبب سے ہوتی ہے۔ وہ بکلی محفوظ ہو جائیں گے۔

(۴) یَشْرَبُوْنَ مِنْ کَاْسٍ کَانَ مِزَاجُھَا کَافُوْرًا ....لَا یَرَوْنَ فِیْھَا شَمْسًا وَّلَا زَمْھَرِیْرًا .... وَیُسْقَوْنَ فِیْھَا کَاْسًا کَانَ مِزَاجُھَا زَنْجَبِیْلًا .... وَسَقٰھُمْ رَبُّھُمْ شَرَابًا طَھُوْرًا (الدھر ع ۱ ۶-۱۴-۱۸-۲۲) جنت میں لوگوں کو ایسے جام پلائے جائیں گے جو کافور کی طرح سرد ہوں گے۔ اور گناہ کی رغبت کو سرد کر دیں گے۔ اور وہ اس میں نہ تو گناہ کی

گرمی محسوس کریں گے۔ نہ سستی اور غفلت کی سردی۔ اور انہیں ایسے پیالے وہاں پلائے جائیں گے۔ جن میں زنجبیل کی آمیزش ہوگی۔ یعنے محبت الٰہی کی گرمی پیدا ہو کر نیک اعمال میں خوب بڑھ جائیں گے۔ اور اللہ تعالےٰ ان کو وُہ چیزیں پلائے گا۔ جو اس مادی دُنیا کی نہ ہونگی۔ بلکہ پاک کرنے والے شربت ہونگے۔ یعنے کافور۔ اور زنجبیل سے مُراد دُنیوی کافور اور زنجبیل نہیں ہے۔ بلکہ ایسی چیزوں سے مراد ہے جو سردی اور گرمی میں کافور اور زنجبیل سے مشابہ ہوں گی۔ لیکن ان کی سردی بھی اور گرمی بھی روحانی ہوگی۔ کیونکہ ان کا اثر جسم پر نہیں۔ بلکہ رُوح پر ہوگا۔ اور ان کے پینے سے انسانی رُوح گناہ سے بہ کلّی پاک ہوجائے گی۔ ان آیات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جنت میں جاکر گناہ کی خواہش بالکل مٹ جائے گی۔ اور خدا تعالےٰ کی محبت کی گرمی تیز ہوجائے گی۔ اور انسان اعلےٰ پاکیزگی کو حاصل کرلے گا اور گناہ تو بڑی بات ہے۔ لغو باتوں کا ذکر بھی وہاں نہ ہوگا۔ پس جبکہ جنت میں یہ حالت ہوگی۔ تو اس میں سے نکلنے کا ذکر ہی نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کی سنت ہے۔ کہ کسی اچھی حالت کو وُہ نہیں بدلتا۔ جب تک انسان اپنی حالت کو بدل کر خراب نہ کردے۔ اور چونکہ جنت میں بدی کا امکان نہیں۔ جنت سے نکلنے کا بھی امکان نہیں :۔

یہ تو اُخروی جنت کا حال ہے۔ قرآن کریم سے ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک ایسی ہی حالت انسان پر اس دُنیا میں بھی آجاتی ہے۔ اور اس وقت وُہ روحانی طور پر وُہ تمام نعمتیں اسی دُنیا میں دیکھ لیتا ہے۔ جو وُہ اگلے جہان میں دیکھے گا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ۔ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ۔ ذَوَاتَاۤ اَفْنَانٍ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ (الرحمٰن ع ۳ آیت ۴۷ تا ۵۴)

ترجمہ۔ اور جو شخص اپنے رب کے جلال سے ڈرتا ہے۔ اس کے لئے دو جنتیں مقدر ہیں۔ پھر بتاؤ تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کا انکار کروگے۔ ان دونوں جنتوں میں مختلف قسم کی شاخیں ہیں۔ (یعنے اخلاقِ فاضلہ کا ظہور بے انتہا، طریق پر ہوتا ہے) پھر بتاؤ تو کہ تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کا انکار کروگے۔ ان دونوں میں دو دو چشمے جاری ہیں۔ پھر بتاؤ تو سہی کہ تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کا انکار کروگے۔ ان دونوں جنتوں میں ہر قسم کے پھل کی دو دو قسمیں ہیں۔ پھر بتاؤ تو سہی۔ کہ تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کا انکار کروگے :۔

ان آیات سے ظاہر ہے۔ کہ مومن کے لئے دو جنتیں مقدر ہیں۔ ایک تو اگلے جہان کی جنت اور ایک اس دُنیا کی۔ اور دونوں جنتوں کا نقشہ ایک ہی ہے۔ مثلاً دونوں ہی شاخ دار ہیں۔ یعنے رنگا رنگ سے ان کی خوبیوں کا ظہور ہوتا ہے۔ پھر یہ کہ دونوں میں ہی دو دو چشمے جاری ہیں۔ اور دو چشمے جیسا کہ سورۂ دھر کی آیات سے میں ثابت کرچکا ہوں۔ گناہ کو سرد کرنے والے اور نیکی پیدا کرنے والے جذبات اور طاقتیں ہیں۔ پھر بتایا ہے۔ کہ دونوں میں ہر قسم کے پھلوں کے جوڑے ہیں۔ اس بارہ میں ہم سورۂ بقرہ میں بھی ایک شہادت پاتے ہیں۔ جہاں لکھا ہے :۔ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا۔ (بقرہ ع ۳ آیت ۲۶) یعنے جب اہل جنت جنت میں داخل کئے جائیں گے۔ تو جس وقت بھی انہیں پھلوں کی قسم کا کوئی نیا رزق دیا جائیگا۔ تو وُہ بے اختیار کہہ اٹھیں گے۔ کہ یہ پھل تو ہم پہلے کھا چکے ہیں۔ اور یہ ان کی بات سچ ہوگی۔ کیونکہ واقعہ میں انہیں ایسا رزق دیا جائے گا۔ جس کے مشابہ رزق انہیں پہلے مل چکا ہے۔ یعنے اس موجودہ دُنیا میں۔ اس آیت سے ظاہر ہے۔ کہ اگلے جہان کی جنت کا ہر رزق مومن کو پہلے اس دُنیا میں مل چکا ہوگا۔ اور کوئی نعمت وہاں ایسی نہ ملے گی۔ جس کی مثل اسے یہاں نہ مل چکی ہو۔ کیونکہ كُلَّمَا کا لفظ بتاتا ہے۔ کہ ایک نعمت بھی اگلے جہان کی ایسی نہیں۔ جس کے مشابہ اس دُنیا میں انسان کو کوئی نعمت نہ مل چکی ہو۔ پس اس سے صاف نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ اس دُنیا میں بھی مومن پر ایک وقت ایسا آتا ہے کہ وُہ شیطان کے حملہ سے محفوظ ہوجاتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ اسے مزید امتحان سے اسی طرح بچا لیتا ہے۔ جس طرح کہ اہل جنت کو وُہ محفوظ کردے گا۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ بعض مومنوں کو یہ مقام موت کے بالکل قریب حاصل ہوتا ہے۔ اور بعض کاملین کو یہ مقام بہت پہلے حاصل ہوجاتا ہے۔ اور بعض کو ساری زندگی میں یہ حالت میسّر رہتی ہے۔ جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات تھی۔ کہ آپؐ کی نسبت اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ (الانعام ع ۲۰ آیت ۱۶۳ و ۱۶۴)

یعنے تو کہدے۔ کہ میری مشترک عبادات اور میری ذاتی قربانی اور میری زندگی اور موت خالص اللہ تعالےٰ کے لئے ہیں۔ جو سب جہانوں کا رب ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور مجھے اسی مقام پر کھڑا ہونے کا حکم دیا گیا ہے اور میں اس حکم پر سب سے پہلا عمل کرنے والا ہوں۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے علم میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا مقام یہ تھا۔ کہ آپؐ کی عباداتِ مشترک بھی خدا تعالےٰ کے لئے تھیں اور آپؐ کی منفرد عبادات بھی خدا تعالےٰ کی تھیں۔ گویا زندگی کے تمام شعبے خدا تعالےٰ کے لئے تھے۔ غیر کا کوئی دخل اس میں نہ تھا۔ اور جو زندگی کلی طور پر اللہ تعالےٰ کے لئے ہو۔ اس میں غیر کا دخل نہ ہو۔ وُہ جنت کی زندگی ہے۔ کیونکہ اِس دُنیا اور اُس دُنیا میں یہی فرق ہے۔ کہ اس جگہ اور لوگوں کو بھی کسی قدر مالکیت حاصل ہے اور اگلے جہان میں مالکیت صرف اللہ تعالےٰ کو حاصل ہوگی۔ جیسا کہ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ کی آیت ظاہر کرتی ہے۔ پس جب یہ فرمایا۔ کہ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ تو اس میں یہ دعوےٰ کیا۔ کہ میرے لئے اسی جہان میں اگلے جہان کے حالات ظاہر ہوگئے ہیں :۔

یہ نکتہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ اس جگہ صَلٰوۃ اور نُسُك کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں اور صلوٰۃ کے لئے قرآن کریم میں ہر جگہ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ کے الفاظ آتے ہیں۔ عبادت کے معنوں میں صَلُّوْا کا لفظ قرآن کریم میں کہیں استعمال نہیں ہوا۔ یہ لفظ صرف ایک جگہ قرآن کریم میں آیا ہے اور وُہ بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور دعا کرنے کے معنوں میں آیا ہے۔ فرماتا ہے۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (احزاب ع ۷ آیت ۵۷) اے مومنو! ہمارے رسول پر درود بھیجو۔ اور اسکی سلامتی کی دعائیں کرتے رہا کرو۔ پس وُہ صَلٰوۃ جو قرآنی اصطلاح میں صلوٰۃ کہلانے کی مستحق ہے۔ وُہی عبادت ہے۔ جو جماعت میں ادا کی جائے۔ منفرد نماز ایک ظلی نماز ہے حقیقی [illegible] نہیں۔ پس صلوٰۃ کا لفظ اُس عبادت پر دلالت کرتا ہے جو جماعتی ہو۔ اور دوسروں سے مل کر کی جائے۔ اس کے برخلاف نُسُك جو نسیکہ کی جمع ہے۔ جان کی قربانی کا نام ہے۔ اور جان کی قربانی ذاتی عبادت کی قائم مقام ہے۔

یہ معنے قیاسی نہیں۔ اس سے اگلے لفظوں نے خود ان معنوں کی تصدیق کر دی ہے کیونکہ آگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي اور میری زندگی اور موت بھی اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ اور یہ دونوں الفاظ صلوٰۃ اور نُسُک کی تفسیر ہیں۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ زندگی دوسروں سے مل کر گزرتی ہے۔ بلکہ جو زندگی دوسروں سے مل کر نہ گزرے وہ زندگی کہلانے کی مستحق ہی نہیں ہوتی کیونکہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے مدنی الطبع بنایا ہے۔ لیکن موت انسان کا منفرد فعل ہے۔ جو دوست اور غمگسار زندگی میں دائیں بائیں رہتے ہیں موت کے وقت ان کی رفاقت کا زمانہ ختم ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد انسان اپنی منفرد زندگی شروع کرتا ہے۔ پس زندگی اور موت کے الفاظ نے صلوٰۃ اور نُسُک کے الفاظ کی مزید تفسیر کر دی ہے ؛

میری زندگی اور میری موت اللہ تعالیٰ کے لئے ہے کے الفاظ سے ایک اور معنے بھی ظاہر ہوتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دونوں زندگیاں یعنے وہ بھی جو اس دنیا سے متعلق ہے۔ اور وہ بھی جو اگلے جہان سے متعلق ہے۔ یکساں طور پر اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور اس میں گویا اس نکتہ کو زیادہ واضح الفاظ میں ظاہر کر دیا۔ کہ آپ کے لئے جنت کی کیفیت۔ اسی دنیا میں پیدا تھی۔ اور جس طرح جنت میں انسان گرنے سے اور گمراہ ہونے سے محفوظ ہوگا۔ اسی طرح آپ اس جہان میں بھی ہر قسم کے تنزل اور تقہقر (نیکی کے راستہ سے واپس لوٹنے) کی حالت سے محفوظ اور مصئون تھے ؛

اس کے آخری فقرہ یعنے اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ سے یہ بتایا گیا ہے۔ کہ یہ مقام صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو حاصل نہیں ہے۔ بلکہ آپ کے ذریعہ سے اوروں کو بھی حاصل ہوگا۔ کیونکہ اول کا لفظ دلالت کرتا ہے۔ کہ آپ کے بعد کچھ اور لوگ بھی اس مقام پر فائز ہوں گے۔ جنکا نقطۂ مرکزی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہونگے۔ کیونکہ اول کے معنے پہلے کے ہیں۔ اور پہلے کا لفظ دوسرے اور تیسرے کو چاہتا ہے۔ پس یہ آیت بتاتی ہے کہ امت محمدیہ میں اور کئی وجود بھی اس مقام پر پہونچیں گے۔ ان کے لئے اس دنیا میں جنت ظاہر ہو جائے گی۔ اور وہ ہر تنزلِ روحانی اور تقہقر باطنی سے محفوظ رہیں گے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کے متعلق بھی اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ فرمایا ہے۔ کہ ان کو اس مقام پر فائز کیا جائے گا۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا (الاحزاب ع ۴ ۳۳) یعنے اے اہلِ بیتِ رسول تمہارے متعلق اللہ تعالیٰ کا صرف ایک ہی ارادہ ہے۔ جو یہ ہے کہ تمہارے ہر قسم کے عیوب کو دُور کر دے۔ اور ایک کامل پاکیزگی تم کو عطا کر دے اب یہ بات ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کا واحد ارادہ متزلزل نہیں ہو سکتا۔ اور اس میں کوئی دوسرا روک نہیں بن سکتا جن کے متعلق اللہ تعالیٰ چاہے۔ کہ انہیں ایسا کامل کر دیا جائے۔ کہ نیکی کے سوا ان سے کچھ ظاہر نہ ہو۔ وہ اپنے مقام سے کب پیچھے ہٹ سکتے ہیں ؛

خلاصہ یہ کہ قرآن کریم کے نزدیک رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم آپ کے اہلِ بیت اور آپ کی امت میں سے کچھ افراد ایسے ہیں جن کو اسی دنیا میں روحانیت کا ایسا مقام حاصل تھا۔ ہونے والا تھا یا آئندہ ہوگا۔ کہ وہ ارتداد یا فسق سے محفوظ تھے۔ یا ہونے والے تھے یا آئندہ ہوں گے۔ یہ مقام جو صرف اللہ تعالیٰ کی موہبت اور فضل سے حاصل ہو سکتا ہے۔ انسان کو ہر خطرہ سے بچا لیتا ہے۔ اور اسے تمام شک اور شبہ سے محفوظ کر دیتا ہے۔ اور اس کے دل کو مطمئن کر کے صرف ترقیات کی طرف اس کے ذہن کو پھیر دیتا ہے۔ اور اس طرح اگلی ترقی کی رفتار غیر معمولی طور پر تیز ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اسے پیچھے سے حملہ کا کوئی خوف نہیں رہتا۔ اسی حالت کی طرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا ہے۔ جب آپ نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے میرا شیطان مسلمان کر دیا ہے۔ (ملائکہ کے مقابلہ میں جب جن آئے۔ تو اس سے مراد شیطان ہوتا ہے) وہ مجھے جب کوئی بات کہتا ہے نیک کہتا ہے۔

(مشکوٰۃ باب فی الوسوسہ)

اس سے یہ مراد نہیں کہ شیطان نیک بات کہتا ہے بلکہ مراد یہی ہے کہ تمام وہ طاقتیں جو نیک اور بد دو طرح ظاہر ہو سکتی ہیں۔ میرے معاملہ میں صرف ایک ہی ظہور ان کا ہوتا ہے۔ یعنی وہ ہمیشہ نیکی کے رنگ میں ظاہر ہوتی ہیں۔ اور بُرا پہلو ان کا بالکل جاتا رہا ہے ؛

یہ مقام صرف مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ کی صفت کے ماتحت ظاہر ہوتا ہے۔ کیونکہ تزکیۂ کامل صرف فضل الٰہی سے حاصل ہوتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (النور ع ۳ ۲۲) ترجمہ۔ اے مومنو شیطان کے قدموں پر مت چلو اور جو شخص بھی شیطان کے قدموں پر چلیگا۔ تو وہ یاد رکھے کہ شیطان تو بُری اور ناپسندیدہ باتوں کی تعلیم دیتا ہے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہو۔ تو تم میں سے کوئی شخص بھی نیکی سے گر جانے کے خطرہ سے محفوظ نہ ہو۔ لیکن اللہ تعالیٰ جسے پسند کر لیتا ہے اسے طہارت کامل عطا کر دیتا ہے۔ اور اللہ دعاؤں کا خوب سننے والا حالات کا دیکھنے والا ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ شیطان انسان کے ہمیشہ پیچھے پڑا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ جب انسان خدا تعالیٰ پر ایمان لے آتا ہے تب بھی وہ اس کا پیچھا نہیں چھوڑتا اور اسے گمراہ کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ اور بعض لوگ اس کے دھوکے میں آکر ایمان حاصل ہونے کے بعد بھی اس کی باتوں کو ماننے لگ جاتے ہیں۔ اور مرتد یا فاسق ہو جاتے ہیں۔ اور یہ خطرہ اس قدر عظیم ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو تو کوئی شخص بھی اس خطرہ سے محفوظ نہیں رہ سکتا لیکن اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بعض لوگوں کی جدوجہد اور ان کے اخلاص کو دیکھ کر فیصلہ کر دیتا ہے کہ انہیں شیطان کے حملہ سے آئندہ کے لئے بچا لیا جائے۔ اور وہ ان کو کلی طور پر ہر گناہ سے پاک کر دیتا ہے۔ اور شیطان کے حملہ سے محفوظ کر دیتا ہے۔ اور اس کا ذریعہ یہ ہوتا ہے کہ ایک تو اس کی صفت سمیع اس بندہ کی دعاؤں کو قبولیت کا جامہ پہناتی رہتی ہے۔ دوسرے اس کی صفت بصیر اس کی حالت اپنی نگرانی میں رکھتی ہے۔ اور جب شیطان اس پر حملہ کرنے لگتا ہے۔ اسے خبردار کر دیتی ہے۔ گویا آئندہ اپنی حفاظت کی فکر سے وہ بندہ آزاد ہو جاتا ہے

(عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا۔)